سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۳ ہجری (بروز یکشنبہ)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۵
۴۔	تحریک استحقاق نمبر ۲۔ منجانب مولانا امیر زمان صاحب	۲۷
۵۔	اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت اسلامی نظام بیمہ (پیش کی گئی)	۴۵

جلد

شمارہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۷ مارچ ۱۹۹۳ء بمطابق ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۳ ہجری

(بروز یکشنبہ)

زیر صدارت ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، اسپیکر

بوقت گیارہ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (جناب اسپیکر) ۔ السلام علیکم۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔ مولانا صاحب تشریف لاکر تلاوت فرمائیں۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ
وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ۙ

ترجمہ ۔ بے شک اے نبی ہم نے تجھے ایک ظاہری فتح دی ہے، تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے رہے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے اور تجھ پر احسان پورا پورا کرے اور تجھے سیدھی راہ چلائے اور تجھے ایک زبردست مدد دے۔

(سورۃ فتح آیات ایک تا تین پارہ ۲۶)

وقفہ سوالات

X ۶۱۸ **مولوی امیر زمان** - کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک اہم شخصیت کے کہنے پر فاٹا کے چار رگز بلوچستان سے اغوا کئے گئے اور ان کے اسٹاف کا پتہ تک نہیں چل رہا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس واقعہ کی وضاحت کی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو حکومتی سطح پر اس واقعہ کی تردید نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - (الف) بلوچستان میں اس نوعیت کا کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا اور نہ ہی کسی محکمے کے اہلکار کے اغوا کا واقعہ رونما ہوا ہے۔

(ب) چونکہ یہ معاملہ فاٹا سے متعلق ہے اس لئے حکومت بلوچستان کو اس کے درست یا غلط ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۱۸ مولانا امیر زمان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - جناب اسپیکر میرے خیال میں وزیر داخلہ صاحب دورے پر تربت گئے ہوئے ہیں اگر ان سوالات کے جواب میں دے دوں؟

جناب اسپیکر - ٹھیک ہے۔

اس میں کوئی ضمنی سوال کرنا آپ کرنا چاہیں گے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) - جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ چار عدد رگز اغوا کئے گئے ہیں ان کا پتہ نہیں چل رہا ہے اس کے جواب میں وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ مولانا صاحب کہتے

ہیں ہمارا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے تو میں نے پچھلے دنوں میں عرض کیا تھا کہ ایسے ناجائز سوال یہ تو کم از کم ان کو بتانا چاہئے کہ یہ رگز کہاں سے اغوا ہوئی ہیں کہاں سے آئیں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے سوال کرنے کا میرے خیال میں آپ کو سوال آئندہ اسمبلی میں نہیں لانا چاہئے۔

یا تو اس کی وضاحت ہو کہ رگز کوئی آدمی ہے اس کو کوئی اغوا کر سکتا ہے میں سمجھتا ہوں ایسی غلط بیانی مولانا صاحب کو نہیں کرنی چاہئے کہ رگز کو فاٹا سے اغوا کیا گیا۔

مولانا امیر زمان — جناب اسپیکر میرے خیال میں ان سوالوں کے جواب اسلم صاحب ہی دے دیں تو بہتر رہے گا۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — نہیں جواب کی بات نہیں ہے آخر میں بھی اسمبلی کا ممبر ہوں بحیثیت وزیر ہونے کے بغیر میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں سوال پوچھوں۔ ابھی آپ نے فرمایا کہ فاٹا کے چار رگز بلوچستان میں اغوا کئے گئے جناب اغوا اس چیز کو کیا جاتا ہے جو جاندار ہو یہ آدمی تو نہیں ہے رگز کو کیسے اغوا کیا گیا؟

مولانا امیر زمان — میں اس کا ثبوت فراہم کر سکتا ہوں آدمی بھی ہیں رگز کو کسی نے چلانا تو ہے وہ آدمی ہوتا ہے چلانے والا۔

جناب اسپیکر — اس پر بحث چل پڑی ہے۔ (مداخلت)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — جناب اسپیکر۔ آپ کو اس کا نوٹس لینا چاہئے کہ کس قسم کے سوال آنے چاہئیں۔ ہمیں لوگوں نے اس لئے منتخب کیا ہے ہم یہاں کوئی اچھی باتیں کریں۔

جناب اسپیکر — جناب اسپیکر۔ میں سمجھتا ہوں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میں کلیریفکشن کر دوں کہ سوال کس نوعیت کے ہوتے ہیں۔ (مداخلت)

مولانا عبدالباری — متعلقہ وزیر صاحب نے پانی میں جانے سے پہلے موزے نکال لئے ہیں ابھی ان کے جواب اور ضمنی سوالات تو سن لیں۔

جناب اسپیکر — اس میں ایک دوسرا نکتہ یہ ہے کہ مولانا صاحب (مداخلت)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — یہی تو کہا نہیں ہے میں تو یہی پوچھ رہا ہوں جی۔

جناب اسپیکر — میں گزارش کرتا ہوں کہ سوالات کے لئے رولز میں باقاعدہ ایک پروسیجر procedure دیا گیا ہے اس کے مطابق لمٹس Limits لمٹس ہیں جن لمٹس Limits میں سوال آیا ہے اس کی منظور ہوتی ہے جتنے سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں ان لمٹس Limits کے مطابق ہوتے ہیں اب ضمنی سوال پوچھنا یا نہ پوچھنا میں سمجھتا ہوں یہ سوال کنندہ کی صوابدید ہے لیکن جو سوال کئے جاتے ہیں وہ ان میں رولز کے تحت ہوتے ہیں اور ان رولز کے تحت ہی ان کی چھان بین ہوتی ہے بعد میں وہ سوال یہاں پوچھے جاتے ہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — جناب اسپیکر صاحب میرا مطلب یہ تھا مولانا صاحب نے جو سوال پوچھا ہے پہلے ان کو اس کے متعلق تحقیقات کرنا چاہئے کہ واقعی ایسا ہوا یا نہیں ہوا ابھی وہ فرماتے ہیں کہ یہاں فاٹا کے رگز اغوا کئے گئے ہیں ان کو پہلے یہ معلومات حاصل کرنی چاہئے تھیں کہ واقعی ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے ابھی وزیر داخلہ فرماتے ہیں کہ جی ایسا واقعہ نہیں ہوا اور مولانا صاحب چپ ہوگئے نہ کوئی ضمنی سوال نہ کچھ یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان — جناب اسپیکر مجھے چھوڑیں۔ اس میں میرا سوال ہے۔ یہاں وزیر داخلہ فرماتے ہیں انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب اسپیکر — کس میں؟

مولانا امیر زمان — وزیر داخلہ کہتے ہیں بلوچستان میں اس نوعیت کا کوئی مقدمہ درج نہیں ہوا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی محکمہ کے اہلکار کے اغوا کا واقعہ رونما ہوا ہے حالانکہ جنگ لاہور ۲۰ مئی ۱۹۹۲ء کے اخبار میں ہے قبائلی علاقوں کے ترقیاتی کارپوریشن کے ارکان لورالائی میں لاپتہ ہوگئے میرا مطلب یہ ہے کہ قبائلی علاقے کے ترقیاتی کارپوریشن کے عملے کے ارکان لورالائی کے علاقے میں گزشتہ چند ماہ سے لاپتہ ہیں ان کے پاس زمین کھودنے کے لئے استعمال ہونے والا ساٹھ لاکھ روپے کا سامان بھی موجود ہے یہ سامان ایک اہم شخصیت کے کہنے پر لورالائی بھیجا گیا ہے اور اس کے سامان کی تلاش کے لئے ابتدائی کوشش

ناکام ہو چکی ہے۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟

مولانا امیر زمان - یہاں کہا گیا ہے کہ معاملہ کس محکمہ کے اغواء کا واقعہ رونما نہیں ہوا ہے یہ تو رونما ہوا ہے۔ اس اخبار میں آیا ہے اس طرح ڈیلی مسلم اسلام آباد سے بھی یہ بیان شائع ہوا ہے کراچی میں بھی شائع ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک - جناب اسپیکر صاحب۔ صحافی حضرات واک آؤٹ کر چکے ہیں پتہ کرلیں کہ کس لئے وہ گئے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے اس کی وجہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر - اسلم رئیسانی صاحب اور دو معزز اراکین جاکر پتہ کرلیں۔ آپ اور سردار صالح بھوتانی صاحب یا آپ اور عبدالحمید خان صاحب جاکر پتہ کرلیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - مولانا صاحب آپ اخبار کے توسط سے ضمنی سوال کررہے تھے؟

مولانا امیر زمان - اس میں لکھا ہے ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا ہے اگر یہ رونما نہیں ہوا ہے تو کیا ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جہاں تک اخباری بیان کا تعلق ہے (مداخلت)

میر فتح علی عمرانی (وزیر زراعت) - جناب اسپیکر۔ جہاں تک اغوا کا تعلق ہے فاٹا کے ر گز اغوا ہوئے ہیں وہ ریفرنس دیتا ہے پشاور کے اخباروں کا۔

جناب اسپیکر - وہ جواب دے رہے ہیں۔

میر فتح علی عمرانی (وزیر) - وہ چٹ لے کر تعویز پڑھ رہا ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آرہا پشاور اور فرنٹیئر کو پکڑا ہے۔

جناب اسپیکر - منسٹر لا اینڈ پارلیمنٹری افیئرز بتا رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر) - جہاں تک پشاور کے اخبارات کا تعلق ہے کہاں تک یہ صحیح ہے اس لئے کہ اخباروں میں ہزاروں خبریں آتی ہیں اور وہ ہوتی ہیں اور کہاں تک صحیح نہیں ہوتی ہیں یہ سنی ہوئی خبر ہے۔ بلوچستان کے صوبے کے متعلق انکوائری کے بعد ہی معلوم ہوا کہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے نہ کسی کو اس کا پتہ ہے اور اگر فاٹا والوں کا چوری ہوا ہے تو یہ ان کا کیس ہے وہ تفتیش کریں ادھر آجائے گا اپنے چرائے ہوئے مال کے پیچھے آکر ہم سے کانٹیکٹ Contact کریں پھر ہم دوبارہ بھی ان کے ساتھ کوشش کریں گے لیکن ابھی تک کوئی اس طرح کی بات نہیں ہے نہ ایسی مشین یہاں پر آئی ہے۔

X ۶۲۰ **مولوی امیر زمان** - کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں فحش لٹریچر سر عام مل رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں یا اٹھا رہی ہے اور اس پر کس قدر عملدر آمد ہوا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) - (الف) فحش لٹریچر صوبہ میں کہیں بھی سر عام نہیں مل رہا ہے البتہ کوئٹہ شہر میں فحش لٹریچر کے خفیہ طور پر کاروبار کی وقتاً فوقتاً" اطلاعات ملتی ہیں جن پر کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) حکومت بلوچستان انتظامیہ اور پولیس کی مدد سے فحش لٹریچر کی نمائش اور فروخت کو روکنے کے لئے تازیرات پاکستان کے متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کر رہی ہے اس مقصد کے لئے پولیس ایسے اشخاص کے خلاف جو اس مذموم کاروبار میں مصروف ہیں مقدمات درج کر کے متعلقہ عدالتوں کو ارسال کرتی ہے انتظامیہ اس سلسلے میں کڑی نظر رکھی ہوئی ہے اور ایسے اشخاص کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے جو اس کاروبار میں ملوث ہیں۔ اس سلسلے میں پچھلے سال ۳۴ مقدمات درج ہوئے اور ۳۷ افراد کی گرفتاری عمل میں آئی رواں سال کے دوران اب تک ۱۰۵ افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ دریں بارہ حکومت نے مولوی عبدالغفور حیدری صاحب کی سرکردگی میں فحاشی کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی ہے۔

جس کی تفصیل آخر میں ملاحظہ ہو۔

ملاحظہ ہوالف) (انگریزی)

GOVERNMENT OF BALOCHISTAN.
HOME AND TRIBAL AFFAIRS DEPARTMENT.
(COORDINATION SECTION)

Dated Quetta, the 30 November, 1991

NOTIFICATION-

No. Home (C) 4-105/91. In persuance of the Chief Minister Balochistan's orders the Government of Balochistan is pleased to constitute the following Committee for the prevention of obscenity and immorality in the Balochistan province:-

1. Maulana Abdul Ghafoor Haideri, Minister for public Health Engineering. Convenor.
2. Maulana Amir Zaman, Minister for Agriculture. Member.
3. Moulvi Abdul Bari, Minister for Food. Member.
4. Malik Mohammad Shah Mardanzai, Minister for Zakat & Social Welfare. Member,

MIRZA QAMAR BEG
Secretary
Home & Tribal Affairs Department.

No-----&Date-----Even.

Copy forwarded to:-

1. The Additional Chief Secretary (Dev) Government of Balochistan, Planning and Development Department, Quetta.
2. All Members Board of Revenue Balochistan.
3. The principal Secretary to Governor Balochistan.
4. The principal Secretary to Chief Minister Balochistan.
5. All Administrative Secretaries Govt: of Balochistan.
6. The Chairman Balochistan public Service Commission.
7. All Divisional Commissioners in Balochistan.
8. All Deputy Commissioners/Political Agents in Balochistan.
9. The Director public relations Balochistan.
10. The private Secretary to Minister for public Health Engineering.
11. The private Secretary to Minister for Agriculture.
12. The private Secretary to Minister for Food.

جناب اسپیکر - سوال نمبر ۶۲۰ سے متعلق اگر کوئی ضمنی سوال ہو تو کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جناب والا! پچھلے اجلاس میں یا کچھ دن ہوئے ہیں اس کے لئے فریش کمیٹی بنی ہے اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ اس کمی کو پورا کر سکے گا۔ اس لٹریچر اور فحاشی کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب والا! انہوں نے لکھا ہے کہ حکومت نے اس پر نظر رکھی ہوئی ہے اور ایسے اشخاص کے خلاف سخت کارروائی نہیں ہوئی چونکہ ایسے لٹریچر پر پابندی نہیں ہے اور شہر میں سرعام ہے اور ایسا بھی ہے کہ اس کے لئے اکیڈمیاں ہیں۔ حکومت کے لوگ جا کر افتتاح کرتے ہیں وہ کتابیں یہاں موجود ہیں اور یہ لٹریچر یہاں موجود ہے آپ نے کہا ہے کہ اس کے خلاف سخت کارروائی ہو رہی ہے اگر ہو رہی ہے تو کل شہر سے ہم نے یہ کتاب لی ہے یہ میں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں کتاب سوال جواب کی صورت میں ہے یہ جعفر خان اچکزئی نے بنائی ہے اس میں لکھا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ایمان والو تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے تاکہ تم متقی بن جاؤ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں۔

جواب - اس فرض کی ادائیگی میں ہزاروں سال سے دیکھ رہا ہوں۔ مگر آج تک نہ کسی کو متقی بنتے دیکھا نہ سنا ہے میرا خیال ہے کہ اگر اس بارے میں اللہ تعالیٰ کو دوبارہ کچھ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں ولی خان کی طرح اپنی پہلے کہی ہوئی بات کی تردید کر دوں گا۔

کیا اس کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟

اور اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اگر خدا کے ساتھ پٹھانوں کی لڑائی ہوئی تو پٹھانوں کی صف میں کھڑا ہو کر خدا کو پتھروں سے مار دوں گا۔

اور اس طرح لکھا ہوا ہے کہ

سوال - خان شہید کی شہادت اور باچا خان کی موت میں کیا فرق ہے؟

جواب - خان شہید کی شہادت قبل از وقت تھی اور باچا خان کی موت بعد از وقت۔ ان کی شہادت میں اللہ تعالیٰ نے بڑی عجلت کی اور ان کی موت میں بڑی غفلت۔

(نعوذ باللہ) ایسی کتابیں آپ کے شہر میں موجود ہیں اور ایسی کتابوں کے مصنف یہاں پھر رہے ہیں اور اس کی اکیڈمی ہے اور حکومت کے لوگ جا کر ایسی کتابوں کے افتتاح کرتے ہیں اور وہاں پر انعامات تقسیم کرتے ہیں تو یہ کیا کارروائی ہو رہی ہے جو آپ نے لکھا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) — جناب والا! یہ مسئلہ چار پانچ سال پرانا ہے اور آج کی بات نہیں ہے اور اگر اس کے متعلق کوئی شکایت ہے تو آپ اس کے خلاف عدالت میں لا سکتے ہیں قانونی کارروائی کر سکتے ہیں یہ تو دس' بیس سال پہلے کی کتابیں ہیں اور اس طرح سے کئی بہت سی ایسی کتابیں کونوں کھدروں میں چھپی پڑی ہیں۔ آپ کس کس لٹریچر کو نکالیں گے جہاں تک حکومت کی اجازت کا مسئلہ ہے حکومت نے کسی ایسی کتاب کی اجازت نہیں دی ہے۔

مولانا امیر زمان — جناب والا یہ کتاب شہر کوئٹہ میں تصنیف ہوئی ہے اور اسی طرح سے ایک کتاب مناظر حسینیہ چھاپی ہوئی ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (نعوذ باللہ) آپ دیکھ لیں کہ کیا یہ اسلامی ملک ہے یہ کیا ہے؟ یہاں ایک دڑون رسالہ ہے یہاں اس کی چھپائی ہوتی ہے اور اس میں لکھا گیا ہے کہ تبلیغی حضرات زندگی سے تنگ ہو کر مسجد چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے کئی اور کتابیں بھی ہیں۔

جناب اسپیکر — حاجی محمد شاہ مردان زئی۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر زکوۃ و عشر) — جناب والا یہ کتاب جو مولوی صاحب پڑھ رہے ہیں یہ کتاب سلمان رشدی کی کتاب سے بھی بدتر ہے اس کے لئے علماء کی ایک کمیٹی بنائیں۔ جو اس کتاب کی اسٹڈی کرے۔ اگر اس کتاب میں ایسی باتیں ہیں جو دین کے منافی ہیں تو اس آدمی کو سخت اور بدترین سزا دی جائے پھر ایسی کتابوں میں تو اسلام کی توہین کر کے ہر کوئی اسلام میں ترمیم کرے گا۔ اسلامی میں ترمیم کریں گے اور اسلام میں نئی نئی چیزیں لائیں گے آپ دیکھیں اس میں ایسی باتیں بھی لکھی ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ پٹھانوں کا جھگڑا ہوا تو میں پٹھانوں کے ساتھ ہوں۔ یہ کیسی بات اس نے کی ہے اس کے لئے میری تجویز ہے کہ اس کے لئے اچھے علماء کی کمیٹی بنا کر دیں۔ وہ اس کتاب کی اسٹڈی کرے اگر اس کتاب میں یہ سب باتیں ہیں جو اسلامی کے منافی ہیں تو اس شخص کو سخت ترین سزا دی جائے اور اس کتاب کو کینسل

کیا جائے۔ یہ کتاب تو سلیمان رشدی کی کتاب سے سخت کتاب ہے۔

جناب اسپیکر - نواب محمد اسلم رئیسانی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر! یہ کتاب جو مولانا صاحب نے پیش کی ہے اور جس کتاب کے اقتباسات معزز ایوان میں پڑھ کر سنا رہے ہیں یہ کتاب چار پانچ سال پہلے چھپی ہے اور یہ کتاب مولانا صاحب کے وزارت پر فائز ہونے سے پہلے چھپی ہوئی ہے اور ہمارے علم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ حکومت کے اہلکاروں نے یا حکومت کی سرکاری بنچوں پر بیٹھے ہوئے کسی وزیر صاحب نے اس کا افتتاح کیا ہو میں اس بات پر حیران ہوں جب مولانا صاحب وزیر تھے اور ان کے پاس جب زراعت کا قلمدان تھا اس وقت انہوں نے اس کتاب پر اعتراض کیوں نہیں کیا اور جب آج وہ حزب اختلاف کی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اب ان کو یاد آ رہا ہے کہ ہم نے اس پر یہ اعتراض کرنا ہے بلکہ میں مولانا صاحب کو بتادوں یہ کتاب چار پانچ سال پہلے کی چھپی ہوئی ہے۔

مولانا امیر زمان - جناب اسپیکر! میں نے یہ مسئلہ پہلے کابینہ میں اٹھایا تھا اور جب میں نے یہ مسئلہ کابینہ کے اجلاس میں اٹھایا تو آپ کو بھی یاد ہوگا اس پر سب سے پہلے نواب صاحب ہنس پڑے کہا آپ دیوانہ ہوگئے ہیں آپ ان مسائل میں الجھتے ہیں تو سب سے پہلے نواب ہنس پڑے اور اب مجبوری سے ہاؤس میں لائے ہیں آپ یہ کہتے ہیں کہ یہاں فحش فلمیں نہیں ہیں یہ فحش فلموں کے پوسٹر ہم نے کل میزان چوک سے لئے ہیں۔ آج جو جواب ملا ہے اس کے لئے لایا ہوں یہ لٹریچر آپ کے شہر میں ہے اور نوجوان اس کو پڑھ رہے ہیں ان پر اس کا کیا اثر ہوگا اس کو دیکھ رہے ہیں اور آپ کے اخباروں میں ایسی فلموں کے پوسٹر ہیں آپ ان کو خود دیکھ لیں۔ میں نے اس وقت یہ اس لئے کہا ہے کہ یہ ہمارا سارا فحش لٹریچر اس وقت موجود ہے یہ آپ کے شہر کی دیواروں پر چسپاں ہے آپ ان کو پڑھ لیں دیکھ لیں اگر اس قسم کا عالم ہو مسلمانوں کے شہر میں تو میں کہہ سکتا ہوں یہ پاکستان اسلام کا ملک نہیں ہے بلکہ اس سے تو دارالحرب بہتر ہے یہاں پر جمعہ کی اور عید کی نمازیں ہوتی ہیں نماز پڑھتے ہیں تو یہاں پر عید کی اور جمعہ کی نماز پڑھنے کا کیا فائدہ ہے اس سے تو دارالحرب بہتر ہے کیا یہ مسلمان عورتوں کے فوٹوں ہیں یہ دیواروں پر مختلف روڈوں پر چسپاں

ہیں کیا اس کو کسی مسلمان کا ذہن برداشت کر سکتا ہے تو بتائیں اور اس وقت بھی میں نے چیف سیکریٹری کو اور ہوم سیکریٹری کو لسٹ پیش کیا تھا اور ہوم منسٹر جو اس وقت کابینہ میں موجود تھے اس وقت پیش کردیا۔ اس وقت یہ عملدرآمد نہیں ہوا ہے اس لئے یہ مجھے فلور پر لانا پڑا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (صوبائی وزیر) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میری گزارش ہے اگر وہ اس لٹریچر کو معزز رکن ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتے ہیں تو اسمبلی کے سیکریٹری صاحب کے پاس جمع کرادیں اور اس طرح سے سب کو دکھانا رمضان شریف میں درست نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان ۔ جناب اسپیکر رمضان شریف میں تو لوگ اس کو خرید رہے ہیں آپ تو دیکھنا پسند نہیں کرتے ہیں آپ سید آدمی ہیں آپ اس کو دیکھنا پسند نہیں کرتے ہیں لیکن لوگ اس کو خرید رہے ہیں اور چسپاں کر رہے ہیں اور لوگ رات بھر یہ تصاویر دیکھ رہے ہیں اس کے لئے کیا کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالباری۔

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر اس کے بارے میں ہم نے پہلے بھی کہا ہے اور گزارش کی تھی بلکہ میں نے اس بارے میں بہت تقریر کی تھی اور میں نے یہ مسئلہ کابینہ میں بھی اٹھایا تھا لیکن ہمارے حزب اقتدار والے صرف مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں حالانکہ یہ ایسے مسائل ہیں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے مشترکہ مسائل ہیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کافرانہ لٹریچر جس میں کفر اور الحاد کا پرچار ہو رہا ہے اور اس مسئلے کے بارے میں ہم اگر حزب اختلاف اور حزب اقتدار والے باہم متفق ہو جائیں تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پاکستان نعوذ باللہ اسلامی ملک نہیں ہے۔ حالانکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس کے آئین میں پہلے اسلام کا نام لکھا ہے اور ہم اسکولوں میں بھی پڑھتے ہیں کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالٰہ الااللہ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اگرچہ ان کتابوں کی تصنیف ۳، ۴ سال پہلے ہوئی ہے لیکن ابھی تک میں ایسی کتابیں بلوچستان یونیورسٹی کی لائبریری میں بھی دکھا سکتا ہوں اور بلوچستان کے مخصوص شہروں میں مخصوص لائبریریوں میں اور کتب خانوں میں یہ بک رہے ہیں۔ لہٰذا یہ حکومت کی غفلت ہے

کہ ایسے کافرانہ اور ملحدانہ لٹریچر کے بارے میں وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ابھی تک ان کو پتہ نہیں ہے یہ کیسی تصنیف ہے اور کس کی تصنیف ہے ہمارے نوجوان جو یونیورسٹی اور کالجوں میں پڑھتے ہیں ان کے دماغ کفر اور الحاد کی طرف جا رہے ہیں۔

لہٰذا یہ سوال بلوچستان اور پاکستان کے مفاد میں ہے جس طریقے سے اسلام کے مفاد میں ہے اسی طریقہ سے بلوچستان کے اور پاکستان کے مفاد میں ہے اور اس کے توسط سے ہم بلوچستان کے نوجوانوں پر رحم کریں جو ان اداروں میں پڑھتے ہیں اور ان کے نظریات کفر کی طرف جا رہے ہیں اور یہ فحش فلمیں ہم دکھا سکتے ہیں ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ اخبارات میں بہت فحش تصویریں آتی ہیں بلکہ پاکستان میں جو صنعتی ادارے ہیں جو بورڈ لگاتے ہیں وہ فحش تصاویر بھی لگاتے ہیں کیونکہ فحش تصویر کے بغیر کوئی کاروبار پاکستان میں نہیں چل سکتا ہے لہٰذا ہم وفاقی حکومت سے بھی سفارش کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوری اتحاد کی جو حکومت ہے انہوں نے اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کیا ہے لہٰذا مرکز سے بھی سفارش کرتے ہیں سارے پاکستان میں لائبریریاں ہیں ایسے کافرانہ اور ملحدانہ لٹریچر پر سخت پابندی لگا دی جائے۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جناب والا! مولانا صاحب نے ایک بہت وسیع مسئلہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں سارے ملک کے تمام سینما۔ ٹیلی ویژن تمام پاکستان کے اخبارات رسائل و جرائد تمام پاکستان کی ایڈورٹائزمنٹ میڈیا۔ جس طرف یہ اشارہ کر رہے ہیں اس میں تمام ادارے اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں یہ چونکہ ایک ملک گیر مسئلہ ہے تو اس بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کو کوئی فیصلہ دینا چاہئے کیا اس ملک میں یہ سینما ہال بند ہونے چاہئیں یا نہیں۔ صوبے کی حد تک پرسوں ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے وہی کافی ہے جو سفارشات پیش کرے گی ہم اس پر عمل درآمد کریں گے باقی تمام مسائل کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - صوبہ کی حد تک پرسوں ہم نے کمیٹی بنائی ہوئی ہے وہی کمیٹی اس کے لئے کافی ہے جو وہ سفارشات پیش کرے اس پر ہم عملدرآمد کریں گے۔

جناب اسپیکر - کیا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - ہو رہا ہے....

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - انشاء اللہ آج کریں گے جی۔

جناب اسپیکر - ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) = اور یہ نظریاتی کونسل کا جو رپورٹ ہے وہ بھی پیش ہو رہی ہے تب آرڈر کریں گے۔

جناب اسپیکر = یہ مناسب حل ہے۔

مولوی امیر زمان = (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر - جی فرمائیں۔

مولوی امیر زمان - آپ کے تعزیرات پاکستان میں ایسے آرڈر موجود ہیں کہ یہ جو چیزیں ہیں پاکستان میں اس پر پابندی ہے تو پھر اس کے لئے کمیٹی کی کیا ضرورت پڑی ہے یعنی یہ دفعات آپ کے پاس موجود ہیں پاکستان میں اگر آپ اس کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں اس کو پڑھ لوں گا آپ کے سامنے یہ دفعات موجود ہیں غنڈہ گردی کے متعلق انسداد دہشت گردی کے متعلق انسداد منشیات کے متعلق انسداد رشوت ستانی کے متعلق اور اسی طرح یہ فحش فلمیں ہیں ان کے متعلق یہ سارے سینما کے متعلق جمعہ کے دن نماز کے وقت پابندی ہے یہ سارے دفعات آپ کے تعزیرات پاکستان میں موجود ہیں باقی آپ کی کمیٹی کی کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - سب کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آیا آپ کوئی عورت سینما میں ہو ٹیلی ویژن میں بغیر دوپٹہ کے آپ اسے فحش میں شمار کریں گے یا غیر فحش میں شمار کریں گے؟ یہ ایک باریک مسئلہ ہے مرکزی حکومت کو اس کا فیصلہ کرنا چاہئے سارے پاکستان میں جتنے بھی سینما ہوں یا میڈیا ہے اس میں تمام عورتیں بغیر دوپٹہ کے نہ بیٹھیں

تمام پاکستان میں یہ لاگو ہو۔

مولوی امیر زمان ۔ جناب یہاں دوپٹہ کی بات نہیں یہ تو شلوار کی بات ہے ان کی شلوار نہیں ہیں دوپٹہ تو آپ چھوڑ دیں۔

جناب اسپیکر ۔ میرا خیال اس بحث کو ختم کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ مولانا صاحب نے پتہ نہیں کہاں کہاں سے یہ چیزیں اٹھا لائی ہیں روزہ شریف میں بہرحال جہاں تک بلوچستان کے لیول کا سوال ہے کمیٹی مقرر ہوئی وہ جو سفارش کرے گی اس پر عملدرآمد ہوگا۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) ۔ جناب اسپیکر ہم تو مولانا صاحب سے سب چیزوں میں اتفاق کرتے ہیں لیکن مولانا صاحب کو یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ رمضان میں ہمیں ایسی کتابیں دکھائیں۔

جناب اسپیکر ۔ اگلا سوال نمبر ۶۳۴ یہ سوال پھر اسی کمیٹی کے حوالے ہے اور وہاں سے نوٹیفکیشن جس طرح کہ آپ کہہ رہے ہیں آج آپ نوٹیفکیشن ہوجائے گا جو بھی آپ کے موادات ہیں وہاں پر اگر اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو پھر اسمبلی میں اس بات کو لاسکتے ہیں۔ سوال نمبر ۶۲۲۔

X ۶۲۲ **مولوی امیر زمان** ۔ کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لورالائی میں آبپاشی مشین اور مہاجرین کے لئے درآمد شدہ سلائی مشین سیاسی مقاصد کے لئے تقسیم ہو رہی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کو روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے تفصیل دی جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)

(الف) مذکورہ سلائی مشین وفاقی وزیر برائے قبائلی امور شمالی علاقہ جات کے حکم سے ان کے وزارت نے خریدی اور ان کی سرپرستی ہی میں اہل افغان مہاجرین میں تقسیم کی گئی ہیں جہاں تک

پانی کی مشینوں کی فراہمی کا تعلق ہے ایسی کوئی مشین افغان مہاجرین میں تقسیم نہیں کی گئی ہے۔

(ب)۔ چونکہ یہ سلائی مشین غریب و نادار افغان مہاجرین میں تقسیم کی گئیں للذا روک تھام کے لئے اقدامات کا کوئی جواز نہیں۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر! کمیٹی تو بن گئی ہے لیکن خدا ہی حافظ ہے اس میں میرا یہ ضمنی سوال ہے وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ یہ سلائی مشینیں افغان مہاجرین میں تقسیم ہوئے ہیں جناب صاف بات ہے یہ افغان مہاجرین میں تقسیم نہیں کی گئی ہیں یہ یہاں کے لوکل لوگوں میں تقسیم ہوا ہے اگر آپ کے ساتھ ثبوت ہے تو وہ لائیں لیکن میرے ساتھ ثبوت ہے وہ ہمارے کونسلر ہیں ان کو بھی دیا گیا ہے جناب ہمارے ٹاؤن کمیٹی کے کونسلر کو بھی دیا گیا ہے اگر یہ افغان مہاجرین ہے تو مجھے آپ بتادیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - جو جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس کے خلاف ملے ہیں اور اس تقسیم سے اس کا اپنا دوسرا فنڈ ہو جس وزیر نے اس کو تقسیم کیا ہے اور جہاں تک افغان مہاجرین کا مسئلہ ہے میرے خیال میں ان لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں ہو سکتا ہے کہ ایک آدھ ایسے ہوں گے جن کو ملا ہو گا تو آپ ان لوگوں کے نام نوٹ کروادیں اس کے خلاف انشاء اللہ پورا ایکشن لیا جائے گا۔

مولوی امیر زمان - نمبر ایک کسی افغان مہاجر کو نہیں دیا گیا ہے نمبر دو جو ڈیزل انجن ہے جس کا وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا تین کروڑ کا وہ اسی کی پیداوار یا کسی اور کا؟

جناب اسپیکر - امیر زمان صاحب آپ کیا ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

مولوی امیر زمان - ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہیں ہے سلائی مشینیں افغان مہاجرین میں تقسیم نہیں ہوئی ہیں اور وہ جو ڈیزل انجن ہیں وہ یہ وضاحت کردیں کہ یہ وزیر اعظم کے تین کروڑ روپے والے ہیں یا کسی اور کے ہیں؟

جناب اسپیکر - اس سلسلے میں بھی آپ کا ضمنی سوال ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ کیونکہ یہ مسئلہ وفاقی ہے اگر واقعی کوئی اریگولیریٹی (irregularity) ہوئی ہے تو آپ اسے ہمیں نوٹ کروادیں ہم یہ کیس اسی وزارت کو بھیج دیں گے انشاء اللہ تفصیل سے بعد میں آپ کو حالات مہیا کریں گے اس کا ہمارے ساتھ چونکہ تعلق نہیں ہے یہ وفاقی وزیر نے کیا ہے تو اگر واقعی اس میں کوئی اریگولیریٹی ہوئی ہے بے ترتیبی ہوئی ہے تو آپ جہاں آپ کہتے ہیں غلط تقسیم ہوئی ہے اس کی آپ نشاندہی کریں اور ہمیں دے دیں۔

جناب اسپیکر ۔ سوال نمبر ۶۳۵ یہ بھی مولانا امیر زمان صاحب کا ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) ۔ جناب اسپیکر صاحب ہم جو آپ نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ جا کر کے پریس کے ساتھیوں سے اس سلسلے میں بات کریں میں چاہتا ہوں کہ وضاحت کروں۔

جناب اسپیکر ۔ جی فرمائیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی) ۔ اور وہ یہ کہ ہم تین چار وزراء ساتھی وہاں گئے اور صحافی حضرات ہمارے بھائی پچھلے سیشن میں یہاں پر کچھ ایسی ایکسچینجز (exchanges) ہوئی ہیں کہ انہوں نے واک آوٹ کیا تھا واقعی انہوں نے واک آوٹ کیا ہے تو ابھی ہم گئے اور ان سے بات چیت ہوئی ان کی وہ باتیں سنیں انہوں نے ہماری باتیں سنیں تو مفاہمت ہوگئی ہے اور وہ غلط فہمیاں جو دراصل تھا تو کچھ نہیں وہ غلط فہمی دور ہوگئی ہیں اور وہ واپس آگئے ہیں انہوں نے اپنا بائی کاٹ ختم کردیا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ اچھی بات ہے آپ لوگوں کا شکریہ جی سوال نمبر ۶۳۵۔

مولوی امیر زمان ۔ سوال نمبر ۶۳۵۔

X ۶۳۵ مولوی امیر زمان ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

صوبہ میں فحاشی کے اڈوں اور ساقی خانوں کی تعداد کس قدر ہے اور ان کے خلاف کارروائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) ۔ اس صوبہ میں فحاشی اور منشیات کے کھلے عام کوئی اڈے نہیں لیکن اس کاروبار کے خفیہ طور پر موجودگی کی اطلاعات وقتاً فوقتاً ملتی ہیں حکومتی انتظامیہ مقامی پولیس اور کرائم برانچ کے توسط سے اس مذموم کاروبار کو ختم کرنے کی کوششیں کر رہی ہے اور اس قسم کے واقعات میں ملوث اشخاص کے خلاف سختی سے کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر ۔ یہ بھی اسی سے متعلق ہے اس سوال کو بھی اسی کمیٹی سے متعلق رکھیں۔

مولوی امیر زمان ۔ حضور اس کمیٹی کو تو آپ اسے حوالہ کردیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کی بار بار ہم نے نشاندہی کی ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا حضور اس لسٹ کو ہم نے آپ کی کابینہ کو کیا نہیں دیا ہے؟ اس کو آپ پڑھ لیں اس کابینہ میں تو آپ موجود تھے جناب میں نے یہ لسٹ دیا تھا کیا لورالائی بلوچستان میں نہیں۔ ہے یا پاکستان کا حصہ نہیں ہے جب لورالائی میں یہ حالت یہ ہو تو کوئٹہ میں کیا حالت ہوگا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ مولانا صاحب چونکہ کمیٹی بن چکی ہے اور آپ بھی اس کے ممبر ہیں یہ آپ کی افیشنسی (efficiency) پر منحصر ہے کہ آپ اس میں کیا کارروائی دکھائیں گے۔

مولوی امیر زمان ۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ...... (مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) ۔ ہماری دعا ہے کہ آپ اس میں کامیاب ہو جائیں آپ کے ساتھ انشاء اللہ تعاون کریں گے۔

مولوی امیر زمان ۔ جب تک ایس اینڈ جی اے ڈی آپ کے ساتھ ہوگا اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - مولانا صاحب الزام لگا رہے ہیں اپنے آپ کو مسلمان سمجھ رہے ہیں اور میرا خیال ہے دوسرے لوگوں کو پتہ نہیں کہ مولانا صاحب کیا سمجھ رہے ہیں۔

مولوی امیر زمان - میں آپ کو مسلمان سمجھ رہا ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) - یہ آپ کی غلط فہمی ہے مولانا صاحب آپ اس طرح کتابیں اٹھا کر اس کا رابطہ ہم سے کر رہے ہیں انشاء اللہ کوئی کسی سے کم مسلمان نہیں ہے اور نہ آپ کبھی یہ سوچیں' اسلام کو اپنے تک محدود نہ رکھیں سب مسلمان ہیں اور اسلام میں سب کے اتنے حصے ہیں......(مداخلت)

جناب اسپیکر - مولانا امیر زمان صاحب آپ لوگ غیر ضروری بحث کو چھیڑ دیں جب ایک چیز کا فیصلہ ہو گیا ہے تو آپ اسے رہنے دیں۔

مولوی امیر زمان - ٹھیک ہے ہو گیا بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب.....

ڈاکٹر کلیم اللہ - شکریہ مہربانی تشریف رکھیں۔

مولوی امیر زمان - سوال نمبر ۶۳۴۔

X ۶۳۴ **مولوی امیر زمان** - کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) صوبہ کے جیلوں میں کل قیدیوں کی تعداد کس قدر ہے اور یہ قیدی کن کن جرائم میں ملوث ہیں؟

(ب) مذکورہ قیدیوں کے کیسوں کا فیصلہ کتنے عرصہ سے نہیں ہو سکا ہے نیز ان قیدیوں میں سے منشیات کے عادی قیدیوں کی تعداد کس قدر ہے اور کیا ان قیدیوں کو نشہ فراہم کیا جاتا ہے یا ان کا علاج ہو رہا ہے تحصیل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر جیل خانہ جات)

(الف) صوبہ کے جیلوں میں قیدیوں کی کل تعداد ۱۳۰۹ ہے جس کی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی

لائبریری میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(ب) چونکہ قیدیوں کے مقدمات مختلف عدالتوں میں التواء میں پڑے ہوئے ہیں منذکرہ بالا فہرست میں تمام مطلوبہ معلومات درج ہیں کہ قیدی کس تاریخ کو جیل میں داخل ہوا اور اب سے کس عدالت میں اس کا کیس چل رہا ہے منشیات کے قیدیوں کی تعداد ۲۲۴ ہے جہاں تک منشیات کے عادی قیدیوں کو نشہ فراہم کرنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جیلوں میں قیدیوں کو نشہ فراہم نہیں کیا جاتا بلکہ نشہ کے جو قیدی جیلوں میں لائے جاتے ہیں ان کو دیگر قیدیوں سے نہ صرف الگ رکھا جاتا ہے بلکہ ان کا علاج بھی کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مقامی ہسپتال میں تفتیش (Investigation) کے لئے بھی بھجوایا جاتا ہے۔ تحصیل وار تفصیل منذکرہ بالا فہرست میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مولوی امیر زمان — جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ بات اس طرح ہے کہ باقی جیلوں کا مجھے پتہ نہیں لیکن جہاں تک لورالائی جیل کا تعلق ہے وہاں بالکل سرعام چرس، ہیروئن قیدیوں کو دی جاتی ہے ایک قیدی سے میں نے خود پوچھا کہ آپ ہیروئن کے عادی ہیں جیل میں کیسے گزارہ کر رہے ہیں تو اس نے جواب میں کہا کہ میرے گھر سے جیل میرے لئے اچھا ہے کیونکہ یہاں کھانا سرکاری مکان سرکاری اور ہیروئن بھی سرکاری ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔

جناب اسپیکر جہاں تک مولانا صاحب کے سوال کا تعلق ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ اس وقت کا سوال ہے جب مولانا صاحب نے تازہ تازہ اس محکمے کا چارج چھوڑ دیا بلکہ استعفیٰ دیا اور اس کے چھٹے روز اس نے اسمبلی سیکریٹریٹ میں یہ سوالات جمع کرائے جب کہ مولانا صاحب خود تین ماہ اس محکمے کا وزیر رہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ان کے تدارک کے لئے کیا اقدام کئے۔ آپ اپنی کارکردگی بتادیں۔

مولوی امیر زمان — جناب اسپیکر گورنمنٹ نے نوٹیفکیشن تو کر لی لیکن میں نے اس محکمے کا چارج نہیں سنبھالا اور نہ دفتر گیا چونکہ ہماری پارٹی کا فیصلہ تھا اس لئے ہم نے اپنی پارٹی پالیسی کے تحت مذکورہ محکمے سے تعلق نہیں رکھا۔ اگر کوئی مجھ پر یہ ثابت کریں تو جرم آپ رکھیں میں

حاضر ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
مولانا صاحب یہ تو آپ نے جیل کے محکمے کے حقوق کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ جب چارج آپ کو دیا گیا اور آپ نے چارج سنبھالا نہیں۔ اگر آپ کو چارج سنبھالنا ہی نہیں تھا تو آپ دوسرے دن کہ دیتے تاکہ یہ ذمہ داری کسی اور کے کندھوں پر ڈالتے۔

مولوی امیر زمان - جناب ہم نے چیف منسٹر کو یہاں اسمبلی میں اسپیکر چیمبر میں بلایا جس دن آپ حلف اٹھا رہے تھے ہم نے اس پر واضح کر دیا کہ آج کے بعد آپ کے ہمارے تعلقات ختم۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
جناب یہ تو سیاسی باتیں ہیں۔ محکمے سیاسی باتوں سے نہیں چلتے۔

جناب اسپیکر - ڈاکٹر صاحب اصل مسئلے کی طرف آجائیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون وپارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب کو سب کچھ کا پتہ ہے اور جہاں تک یہ سوال ہے اس میں مولانا صاحب کنفیوز ہو رہے ہیں۔ اس نے جو سوال کیا ہے آیا یہ سزا یافتہ قیدیوں کی تعداد یا انڈر ٹرائیل under trail یا زیر تجویز کے متعلق پوچھا ہے۔ بہرحال میں اجتماعی طور پر سب کے متعلق تفصیل دے رہا ہوں۔ چونکہ یہ سوال بہت پرانا ہے فی الحال اپوزیشن یہ ہے۔ سزا یافتہ قیدیوں کی تعداد نو سو تین (۹۰۳) اور زیر تجویز قیدیوں کی تعداد ایک ہزار بیاسی (۱۰۸۲) اور نشہ کے عادی قیدیوں کی تعداد دو سو چوبیس (۲۲۴) اب جہاں تک اس سوال کا دوسرا جزو ہے کہ ان کے کیس Case کس کس کورٹ میں چل رہے ہیں۔ اس کی ایک لمبی تفصیل ہے جو اسمبلی لائبریری میں رکھی ہے اگر مولانا صاحب کو اس کے پڑھنے کا شوق ہے تو وہ پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس پر پورا دن صرف کرنا پڑتا ہے۔

مولوی امیر زمان - جناب اسپیکر میں نے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا عرض صرف یہ ہے

کہ ان چیزوں کے تدارک کے لئے معزز وزیر صاحب کیا اقدامات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
جناب اسپیکر خاص جزو ہے۔ ہیروئن معاشرے کی ایک ایسی بیماری بن گئی ہے جس کی روک تھام کے لئے ہم سب لگے ہوئے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک مثلاً ایران' سعودی عربیہ میں ان جرم کے سزا یافتہ کے سر قلم کئے جاتے ہیں۔ یورپ امریکہ میں سخت چیکنگ کے باوجود وہاں لاکھوں انسان اس مرض میں مبتلا ہیں اور ہمارے جیسے غریب معاشرہ جہاں جیل کا عملہ بھی ہم اور آپ میں سے ہیں لیکج leakage تو ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جہاں تک مولانا کا کہنا ہے کہ جیل والے سرکاری طور پر قیدیوں کو ہیروئن اور چرس سپلائی کرتے ہیں۔ ہم تو ان کو ہیروئن سپلائی کرنے کی بجائے ہیروئن کے عادی قیدیوں کی علاج کرواتے ہیں بعض اوقات ہسپتال لے جاتے ہیں اور بعض اوقات سیکٹرسٹ یعنی (ماہر نفسیات) کو بلوا کر جیل میں ان کی علاج کرواتے ہیں اور جہاں تک لورالائی جیل کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے جیلروں میں اگر کوئی اچھا ایفیشنٹ efficient جیلر ہے تو وہ لورالائی کا ہے جو سید ہے اور اچھا آدمی ہے اس کے متعلق کہ وہ جیل میں ہیروئن سپلائی کرتا ہے میں ذاتی طور پر میں اس بات پر حیران ہوں۔ لیکج Leakage تو ہوتے رہے ہیں صفائی تنخوائیں چپکے سے کسی ایک دن بڑی گذار دیا وغیرہ اس کا ہم نے سختی سے نوٹس لیا ہے اور کوشش کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جیل کے متعلق ریفارمز لا رہے ہیں۔ مریضوں کو جدا وارڈ دے رہے ہیں جہاں پابندی سے ان کا علاج کرایا جائے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ میرا ضمنی سوال ہے ایک چیز تو واضح ہے۔ ہم نہیں کہتے سپرٹنڈنٹ جیل یا دوسرے آفیسران چرس یا ہیروئن سپلائی کرتے ہیں۔ لیکن ایک چیز ہے اس کو ہم معاشرتی برائی کے حوالے سے لیں۔ جیلوں مین جو قیدی نارکوٹیکس کے عادی ہیں ان کو جیل میں نارکوٹیکس ملتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کس کے ذریعے ان کو ملتا ہے۔ منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اس کے لئے مزید اقدامات کریں۔ ایک بات اور بھی ہے کہ جیلوں میں ان کی گنجائش سے زیادہ قیدی رکھتے ہیں جس طرح تربت جیل وہاں گنجائش تقریباً ۹۹ قیدیوں کو رکھنے کا ہے لیکن وہاں دو سو پچاس ۲۵۰ کے قریب قیدی ہیں۔ اس سلسلے میں منصوبہ بندی کی ضرورت

ہے۔ حالات ایسے لگ رہے ہیں شاید ہمیں بھی جانا پڑیں وہاں کم از کم تھوڑی بہت سہولت ہو۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
جناب اسپیکر جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب کہہ رہے ہیں کہ سیاسی لوگوں کو وہاں جانا ہے۔ وہ تو اپنی جگہ ایک علیحدہ سوال ہے۔ ویسے بھی انسانی نقطہ نظر سے ہم چاہتے ہیں بیسوی صدی کے قیدی بطور بیسوی صدی کا انسان رہے۔ چونکہ جیل معاشرے کا ایک ایسی جگہ ہے جہاں قیدیوں کی آواز اس جیل کے دیواروں سے باہر نہیں نکلتی۔ ہماری گورنمنٹ اس آواز کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ جب سے میں نے اس محکمے کا چارج سنبھالا ہے پشاور، اسلام آباد اور بلوچستان کی تمام جیلوں کا دورہ کیا۔ ہم کوشش کررہے ہیں اور پاکستان لیول پر وزرائے جیل خانہ جات کی میٹنگ بلا کر ریفارمز لانا چاہتے ہیں۔

مسٹر کچکول علی – جناب اسپیکر ہرچند کہ یہ اس سوال سے متعلق نہیں لیکن معزز رکن ایس اینڈ جی اے ڈی کا منسٹر بھی ہے اور جیل خانہ جات کا میں عرض کرتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے آرڈیننس ہیں چاہے حدود آرڈیننس ہو یا قصاص۔ ماسوائے ڈویژنل ھیڈ کوارٹروں کے باقی جگہوں پر جج نہیں اور لوگوں کو ایک معمولی جرم کے خاطر گوادر سے تربت یا پنجگور سے تربت جانا پڑتا ہے۔ لہٰذا گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ وہ ہر ڈسٹرکٹ میں کم از کم ایڈیشنل جج تعینات کریں تاکہ لوگ ایک چھوٹے سے مسئلے کے لئے اتنی تکلیف نہ اٹھائیں۔

جناب اسپیکر – کچکول علی صاحب یہ ایک علیحدہ تجویز ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور و جیل خانہ جات)۔
جناب اسپیکر کچکول صاحب نے جس پوائنٹ کی طرف اشارہ کیا اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحب نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور ہم نے بھی اس کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں سیشن جج ایک ہوتا ہے اور مختلف علاقوں میں جانا پڑتا ہے یا چالیس پچاس میل سے قیدیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پیشی کے لئے لے جانا۔ جس طرح لسبیلہ سے قیدیوں کو حب لے جانا پڑتا ہے اب لسبیلہ اور حب کے درمیان اتنا لمبا سفر اور قیدیوں کو روزانہ لے آنا اور لے جانا۔ اس سلسلے میں ہم کوشش کررہے ہیں کہ ہر ایریا area میں ایک سیشن جج

ہو۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) ۔ جناب اسپیکر پوائنٹ آف کلیرفیکیشن جس طرح مولوی امیر زمان نے obscienity and immorality کی طرف نشاندہی کرائی تھی جناب والا! یہ کمیٹی commitee تشکیل دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے نوٹیفکیشن ۳۰ نومبر ۱۹۹۱ء کو جاری کیا ہے اگر آپ اجازت دیں تو اس کمیٹی کے ممبران کا نام پڑھ کر سناتا ہوں اس کے کنوینر مولوی عبدالغفور حیدری صاحب اور ممبران مولوی امیر زمان' مولوی عبدالباری اور حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب ہیں یہ نوٹیفکیشن اب تک کینسل نہیں ہوا ہے۔ مولوی صاحبان بدستور اس کمیٹی کے اراکین ہیں۔ اس کے بعد میں وزراء صاحبان سے کہوں گا کہ آئندہ وہ آپ حضرات سے سوال کریں کہ آپ لوگوں نے فحاشی اور دوسرے قسم کے لٹریچر پر کس طرح کنٹرول کیا ہے۔ اس کے بعد آپ اس طرح کے سوال ہم سے نہیں کریں گے۔

مولوی امیر زمان ۔ اس دن نواب صاحب نے کہا تھا کہ ہفتے کے دن نوٹیفکیشن جاری کردیں گے۔ یہ تو وہی پرانی نوٹیفکیشن ہے جس کے بارے میں ہم رو رہے تھے کہ اس کمیٹی کو اختیارات نہیں اور یہ ایک بے اختیار کمیٹی ہے۔ لہٰذا میں نواب صاحب سے کہتا ہوں کہ اس کمیٹی کے اختیارات کا تعین کیا جائے کہ "اس کمیٹی کی کیا ذمہ داری ہے اس کے ساتھ کیا فورس ہے؟" ادھر تو لکھا گیا ہے کہ یہ کمیٹی صرف دوڑ دھوپ کرے گی۔ وہ تو ہم کر رہے ہیں۔ فوٹو کتابیں وغیرہ اکٹھا کرکے لائے ہیں۔ ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کمیٹی کے اختیارات کا تعین کیا جائے۔ اگر اس کے پاس اختیارات ہے تو مردان زئی صاحب بھی موجود ہے ہم یہاں میٹنگ کرکے ان دوکانوں کو ضبط کرلیں گے۔ پھر آپ سفارش نہ کریں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) ۔ جناب اسپیکر کمیٹی کا یہ مطلب نہیں کہ قوانین نافذ کریں بلکہ کمیٹی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ سفارشات مرتب کرکے حکومت کو دے اور حکومت کا فرض یہ ہے کہ ان پر عملدرآمد کرے۔

مولانا امیر زمان ۔ جناب یہاں پر فوٹو ہے کتابیں ہیں لٹریچر ہے یہ سب جو فحش فلمیں ہیں یہ سب میں سیکریٹری صاحب کو دے دوں گا پھر آپ اس کے خلاف کارروائی کریں یہ ہماری

سفارشات ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب یہ تو سنسر بورڈ کا فرض بنتا ہے کہ وہ بھی کچھ کرے یعنی آپ تو سنسر بورڈ کو اور مرکزی حکومت کو سفارشات مرتب کرکے بھیج سکتے ہیں اور وہ پھر ان کا کام ہے کہ ان سفارشات کو امپلیمنٹ implement کرے۔

جناب اسپیکر - کمیٹی کی ایک میٹنگ کرلیں جو اختیارات ان کو چاہئے اور جو ان کے پوائنٹس ہے اور تجاویز ہوں ان کو لے کر منسٹر ہوم کو پہنچائے اگر ان کی تجاویز پر ہوم منسٹری اگری agree کرتی ہے تو اپنا فنکشن شروع کرے۔

مولانا امیر زمان - جناب رمضان کی دس تاریخ کو ہم نے میٹنگ کی محمد شاہ صاحب کو یاد ہے کہ اس کمیٹی نے وہاں سفارشات بھی مرتب کئے اس میں اختیارات کے متعلق جو کچھ تھا وہ مرتب کرکے گورنمنٹ کے ہاں بھیج دیں مجھے کوئی جواب نہیں دیا ہم نے پچھلے رمضان کے دس تاریخ سے اس کمیٹی کا کاروبار چھوڑ دیا یہ تو ایک فحاشی پھیلاؤ تو ہوسکتا ہے فحاشی کی روک تھام کے لئے نہیں ہوسکتا وہ سفارشات ہمارے مرتب ہیں گورنمنٹ اس پر غور کرے اگر اس کے باوجود یہ کمیٹی اس کو پسند ہے تو ٹھیک ہے کمیٹی کام شروع کرے گی اسی اختیارات کے مطابق۔

جناب اسپیکر - جی نواب صاحب کمیٹی کی سفارشات آپ تک پہنچی ہیں آپ اس پر کیا عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) - جناب اسپیکر صاحب سفارشات سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے میں نے صرف وضاحت کرنا تھی کیونکہ ایک دن مجھے قائد ایوان نے کہا تھا کہ ایوان کے سامنے یہ کہوں ہفتہ یا اتوار تک نوٹیفکیشن جاری کردوں گا لیکن آج میرے سامنے وہی پرانا نوٹیفکیشن پڑا ہے حالانکہ یہ اب تک بحال ہے کیونکہ جب ایک نوٹیفکیشن کو کینسل کیا جاتا ہے تو دوسرا ایشو کیا جاتا ہے لیکن دوسرا نوٹیفکیشن ایشو نہیں کیا گیا لہٰذا یہ کمیٹی بالکل بحال ہے۔ (شور)

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) - جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب کو

میں یہ بتادوں کہ کمیٹی کی سفارشات پر عملدر آمد کیا جائے گا جیسا کہ آپ نے یہ رسالہ چترالی دکھایا یہ کہاں شائع ہورہا ہے یہ ہمیں پتہ نہیں کہ یہ چترال میں شائع ہورہا ہے' کراچی میں شائع ہورہا ہے اس قسم کی جو چیزیں ہوں گی جو ہمارے صوبے میں شائع ہوں اس کے بارے میں ہم یقیناً کچھ کرسکتے ہیں اگر باقی صوبوں میں ہوں گی تو ان میں وہی چیزیں مد نظر رکھ کرکے آپ مجھے سفارش کریں گے میں دوسرے صوبوں کے وزیر اعلیٰ کو سفارش کرکے بھیجوں گا باقی میں مولانا صاحب کو کہوں گا کہ آپ اگر یکدم میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو پھر فحاشی اور بڑھ جائے گی آپ کو چاہئے اس طرح بھاگ نہ جائیں بھاگنا اچھی بات نہیں ہے آپ عالم دین ہیں میرے خیال میں ہمیں تسلی کے ساتھ فحاشی ہو' کوئی غیر اسلامی فعل ہو ان کے خلاف کوشش کرنی چاہئے ہم آپ کے ساتھ ہیں نواب بگٹی سفارش کریں اس رسالے کے نام وغیرہ لکھ دیں تاکہ ہم پراپر فورم forum Proper پر ان چیزوں کو اٹھائیں اور ایکشن لیں۔

جناب اسپیکر ۔ رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہے۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر محمد حسن شاہ (سیکریٹری اسمبلی) ۔ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں مورخہ ۷ مارچ کی ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ نواب ذوالفقار علی مگسی نے اطلاع دی ہے کہ میں نے ضروری میٹنگ کے سلسلے میں تربت جانا ہے اس لئے وہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں ایک ہفتہ کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی ۔ عبدالقہار ودان ڈپٹی اسپیکر نے اطلاع دی ہے کہ وہ علاج کی غرض سے لندن گئے ہوئے ہیں اور وہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ۴مارچ تا اختتام اجلاس انے حق میں رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ سردار ثناء اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج کی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ میر اسرار اللہ خان زہری نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں زیر علاج ہیں لہٰذا اسمبلی اجلاس سے رخصت فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ حاجی نور محمد صراف نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری میٹنگ کے سلسلے میں صوبے سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا اس کے حق میں اس اسمبلی اجلاس سے رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

سیکریٹری اسمبلی ۔ جناب منشی محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی ناء پر آج کی اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ۷ مارچ کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

تحریک استحقاق نمبر۲

مولانا امیر زمان ۔ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ

مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء اخبار جنگ میں جناب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اسلم بزنجو کی طرف سے بیان شائع ہوا کہ جمعیت علماء اسلام جس معاہدے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں اس کا کوئی وجود نہیں لہٰذا اس طرح کے غلط بیانی سے ہمارا اور ہماری پارٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ حالانکہ جمعیت کا معاہدہ حکومت اور جمعیت کی طرف سے دستخط شدہ ہے اور متعلقہ محکموں کو ارسال ہوا ہے جس کا ثبوت موجود ہے لیکن حکومت نے اس سے اپنے مفاد کے خاطر انحراف کیا ہے اور اس معاہدے کی پابندی انہوں نے نہیں کی اوز انحراف کے باوجود غلط بیانی بھی شروع کردی ہے۔ اس سے ہمارا اور ہماری پارٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

بمورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء اخبار جنگ میں جناب وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اسلم بزنجو کے طرف سے بیان شائع ہوا کہ جمعیت علماء اسلام جس معاہدے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں اس کا کوئی وجود نہیں لہٰذا اس طرح کے غلط بیانی سے ہمارا اور ہماری پارٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ حالانکہ جمعیت کے معاہدہ حکومت اور جمعیت کی طرف سے دستخط شدہ ہے اور متعلقہ محکموں کو ارسال ہوا ہے جس کا ثبوت موجود ہے لیکن حکومت نے اس سے اپنے مفاد کے خاطر انحراف کیا ہے اور اس معاہدے کی پابندی انہوں نے نہیں کی اور انحراف کے باوجود غلط بیانی بھی شروع کردی ہے۔ اس سے ہمارا اور ہماری پارٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

مولانا امیر زمان ۔ جناب اسپیکر صاحب اس اخبار میں وہ بیان شائع ہوا ہے اخبار

میرے ساتھ ہے اسلم صاحب کا بیان ہے کہ جمعیت اس معاہدے کا پروپیگنڈا کر رہا ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے اور رہا معاہدے کا سوال معاہدہ یہ ہے جو میرے ساتھ بطور ثبوت موجود ہے اس کو میں پڑھ کر سناؤں گا کہ واقعی یہ معاہدہ ہوا ہے یا نہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) — جناب اسپیکر صاحب چونکہ اس تحریک استحقاق کا تعلق مجھ سے ہے ذرا مجھے اجازت دیں، بجائے وہ معاہدہ پڑھیں میں کچھ وضاحت کروں جناب اسپیکر جو اخبار میں میرا بیان شائع ہوا ہے میں اب بھی اپنے بیان سے متفق ہوں میں اب بھی کہتا ہوں کہ جمعیت کا ہم لوگوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے جب ہم لوگ حکومت بنا رہے تھے تو صرف ایک پارٹی نہیں تھی اس میں تین چار پارٹیاں تھیں جس میں جمعیت، پیپلز پارٹی، پاکستان نیشنل پارٹی، آئی جے آئی، پشتونخواہ کے ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے جب ہم نے یہ حکومت بنائی تو روز ہماری میٹنگیں ہوتی تھیں کہ کس طرح ہم حکومت بنائے جمعیت کے ساتھیوں نے ایک ہم لوگوں سے اس کا کوئی بات نہیں کیا جب جمعیت حکومت میں شامل ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ جمعیت کے بے چارے سیدھے سادھے لوگ ہیں انہوں نے ممبران صاحبان پر دباؤ ڈالا کہ سب لوگ اس حکومت میں شرط یا شرائط یا کیا آج تک اس نے ہمارے سب ساتھیوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اپنے ساتھیوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک کاغذ کے پرزے پر جمالی صاحب سے دستخط لئے ہیں تو میں نہیں کہتا کہ وہ کوئی معاہدہ ہے ہمیشہ معاہدہ پارٹیوں کے درمیان ہوتا ہے فرد کے درمیان نہیں ہوتا ہے اگر ان کا کوئی معاہدہ تھا۔ میں اب بھی اپنے موقف پر قائم ہوں کہ کوئی معاہدہ نہیں ہوا۔

مولانا عبدالباری — جناب اسپیکر یہ ایک اہم تحریک ہے اسلم بزنجو صاحب نے جو بیان دیا ہے اس سے صرف مولوی امیر زمان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے بلکہ ہمارے اسمبلی کے جو پانچ ممبر ہیں ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور جہاں تک ان کا یہ شکوہ ہے کہ ہم لوگوں نے ان پر نہ دستخط کئے ہیں نہ ہم لوگ اس سے متفق ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب قائد ایوان وزیر اعلیٰ صاحب نے دستخط کر دیئے اور انہوں نے معاہدہ کر دیا قائد ایوان کا جو معاہدہ ہے وہ سارے ایوان کا اور

سارے گورنمنٹ کا معاہدہ ہم سمجھتے ہیں ابھی تک یہ اصول بھی یہ لوگ نہیں سمجھتے ہیں اور جہاں تک اسلم بزنجو صاحب کا یہ سوال ہے کہ صرف کاغذی کارروائی ہے تم ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ نوٹیفکیشن بھی موجود ہے جو نوٹیفکیشن قائد ایوان صاحب نے سارے محکموں کو بھجوائے تھے تو میرے خیال میں اگر وہ اس بیان کے بارے میں معافی لے لیں تو یہ بہتر ہوگا کہ وہ معافی لے لیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں اب بھی کہتا ہوں کہ جمالی صاحب قائد ایوان ہے سر میری گذارش سنیں جی مواقع دیں سر میں اب بھی کہتا ہوں کہ جمالی صاحب کو ہم نے قائد ایوان مقرر کیا ہے لیکن ابھی تو ہم اس کو یہ نہیں کہتے کہ اسنے سب پارٹیوں کی طرف سے اس نے کیا ہے میری الگ پارٹی ہے میرے اپنے لوگ ہیں میری اپنی سوچ ہے ہم نے اس کو قائد ایوان منتخب کیا ہے یہ تو نہیں کہا ہے کہ وہ کسی گورنمنٹ کے معاملے میں ایک فریق سے معاہدہ کریں اور دوسری فریق کو پتہ نہیں چلے ہم تو کہتے ہیں کہ مخلوط حکومت ہے اس میں جتنا جمالی صاحب کی آئی جی آئی کا حصہ ہے اتنا میرا حصہ ہے جتنا پیپلز پارٹی کا ہے اتنا پشتونخواہ کا ہے میں اب بھی اس موقف پر قائم ہوں اگر ان کو کوئی معاہدہ کرنا چاہئے تھا تو جمالی صاحب کے ساتھ تو جمالی صاحب کے ساتھ ہمارے پارلیمانی لیڈر کو بیٹھایا جاتا پھر وہ معاہدہ' معاہدہ بنتا تھا میں کہتا ہوں کہ ہمارے کوئی پارلیمانی لیڈر اور ساتھیوں کو نہیں بلایا گیا ہے میں اس معاہدے کو تسلیم ہی نہیں کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر ۔ مولانا صاحب آن نے کچھ کہنا ہے پھر آپ۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر مولانا صاحب نے اپنا وضاحت کردیا ہے میں اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب ہر فورم پر یہ بات اٹھایا جاتا ہے اور خاص علماء صاحبان کہ ہمارا کوئی معاہدہ ہوا ہے اور کوئی دس نکاتی پروگرام پتہ نہیں اٹھ نکاتی پروگرام ہے کونسا پروگرام ہم کو ابھی تک اس کا علم نہیں ہے اور یہ معاہدہ صرف جمالی صاحب کے ساتھ نہیں کرسکتا میں اسمبلی کے فورم پر بول رہا ہوں یہ پارٹی پارٹی کے ساتھ کرتا

ہے یا اس کے صدر کے ساتھ یا اس کے جنرل سیکریٹری کے ساتھ ہم بھی اس کابینہ کے ممبر تھے اور اس پارٹی میں عہدیدار بھی ہے تو مجھے اس میں کیوں نہیں بلایا گیا ہے یہ اگر جمالی صاحب نے کیا تو آپ اپنے وزارتوں کے لئے بے تاب تھے آپ کے ساتھ پارٹی کا فیصلہ جمالی صاحب نہیں کر سکتے ہم نے بھی ہر فورم پر اس کو یہ کہا ہے کہ جمعیت العلماء بالکل غلط کہہ رہا ہے اور غلط بیانی کر رہا ہے کہ ہمارا کوئی معاہدہ ہوا ہے آج مجھے یہ پتہ چل رہا ہے آپ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی معاہدہ ہوا ہے آپ کا کیا معاہدہ ہوا ہے اگر آپ کا معاہدہ مخلصانہ تھا تو آپ ہم لوگوں کے ساتھ کرنا سب ساتھ بیٹھ کر کے آپ لوگوں سے اتفاق کرتا ان چیزوں پر جو آپ چاہتے تھے لیکن آپ نے خفیہ کس کونے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو بٹھا کر کے انہوں نے دستخط کیا جیسا وہ ہمیشہ کرتا رہتا ہے تو یہ دستخط وزیر اعلیٰ صاحب کے نہیں تھے پارٹی کے صدر کا یا جنرل سیکریٹری کا یا تمام ممبران کو بلایا جاتا اس فیصلے پر متفق کرنا تھا۔

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر میں ہوں میرے خیال میں اگر آپ کے یہ ریمارکس جمالی صاحب کے بارے میں ہیں تو میں سمجھتا ہوں تمام ٹریژری بینچز کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اگر آپ کے ریمارکس یہ ہیں اپنے وزیر اعلیٰ کے بارے میں جس کو آپ قائد ایوان بھی سمجھتے ہیں۔ (مداخلت)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) ۔ جناب عالی قائد ایوان ہم سمجھتے ہیں۔ (شور) یہ فیصلے پارٹی ٹو پارٹی کے ہوتے ہیں یہ صرف وزیر اعلیٰ کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں بحیثیت وزیر اعلیٰ یہ ایک قانونی فیصلہ نہیں ہے یہ پارٹی کے فیصلے جیسے مولانا فضل الرحمان صاحب کوئی ممبر بھی نہیں ہے باہر ہیں اسمبلی سے فیصلے وہ کرتے ہیں بلکہ جمالی صاحب کے ساتھ بھی مولانا فضل الرحمان نے فیصلہ کیا مولانا شیرانی صاحب کرتے ہیں آپ کے ڈاکٹر عبدالحیٔ میں صرف ڈاکٹر عبدالمالک کو سمجھتا ہوں کہ وہ اسمبلی کا ممبر ہے یہاں پر ہمارے کولیگ ہیں۔ آپ کے ڈاکٹر مالک ہیں اصل فیصلے تو وہ کرتے ہیں ڈاکٹر عبدالحیٔ سارے فیصلے کرتے ہیں ایک گورنمنٹ میں جو یہ لوگ آتے ہیں یا گورنمنٹ سے نکلتے تھے انہوں نے جو پالیسی بنائی تھی۔ (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ جمالی صاحب مسلم لیگ کے کیا ہیں؟

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) - جمالی صاحب یہاں کے کیا ہیں؟

ڈاکٹر عبدالمالک - نہیں جمالی صاحب عہدیدار بھی ہیں اور سینٹرل کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) - ہمارے بلوچستان کا صدر جام یوسف ہے۔ (شور)

جناب اسپیکر - میرے خیال میں حاجی محمد شاہ صاحب یہ بحث برائے بحث نہیں ہونا چاہئے اپنا اپنا ہر ایک نے اپنا اپنا موقف بیان کردیا ہے بس بیٹھ جائیں آپ۔ (شور)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) - یہ اپنا شہرت حاصل کرنے کے لئے عوام کو غلط فہمی میں ڈال رہے تھے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے وہ وزارتوں کے لئے بے تاب تھے ان کو ایریگیشن irrigation مل رہا تھا اس کو پی اینڈ ڈی مل رہا تھا اس کو زراعت مل رہا تھا مولانا صاحب کافی important وزیر تھا۔ زراعت کے کافی گھنٹے ادھر ادھر کردیئے تو وہ اسکے لئے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈال رہے تھے کہ میں نے اسلام کے لئے یہ کیا وہ کیا فلاں کیا حالانکہ انہوں نے کچھ نہیں کیا اسلام کے لئے جو لوگ مخلص ہوتے ہیں وہ دکھا کر کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر - آپ کی بات ہوگئی محمد شاہ صاحب جی۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) - جناب اسپیکر ہماری بحث عجیب ڈائریکشن میں جارہی ہے اور بڑے نئے سلسلے نکل رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ معاہدے کا جو لفظ ہے اس کے لئے کوئی اور لفظ ہونا چاہئے کوئی انڈر اسٹینڈنگ یا کوئی ایسی چیز جہاں پر ہمارے قائد ایوان اور ان کے درمیان کوئی انڈر اسٹینڈنگ ہوئی ہے جس کو ہم میرے خیال میں افہام کہیں یا کوئی ایسی چیز کہیں اس کو معاہدہ نہیں کیا جاسکتا جیسے کہ اسلم بزنجو صاحب کہہ رہے ہیں یہ مخلوط گورنمنٹ ہے اس میں چار پانچ پارٹیاں ہیں اگر یہ باقاعدہ معاہدہ ہوتا تو چیف منسٹر صاحب سب کو بلاتے اور ان سے صلاح مشورہ کرتے مگر چونکہ اس طرح مشورہ نہیں ہوا ہے لہٰذا میرے خیال میں

ٹیکنیکلی Technically ہم اس کو معاہدہ نہیں کہیں گے بلکہ کوئی افہام و تفہیم کہیں گے جو ہمارے قائد ایوان اور آپ کے درمیان ہوا ہے تو کوئی مذائقہ ہی نہیں بس افہام و تفہیم تھی جب تک آپ گورنمنٹ میں تھے ٹھیک تھا جب آپ چلے گئے تو وہ معاہدہ ختم ہوگیا۔

جناب اسپیکر - جی ہمایوں جی صاحب۔

میر ہمایوں خان مری - جناب اسپیکر صاحب جس طرح مولوی امیر زمان صاحب نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب نے اس پر دستخط کیا ہے اور اس کا **نوٹیفکیشن** ہوا ہے اب جب بات **نوٹیفکشن** کی آتی ہے وہاں پر ماسوائے جمہوری وطن پارٹی کے باقی سب وہاں ملے تھے اس وقت انہوں نے **نوٹیفکیشن** پر **ابجکشن** Objection نہیں کی اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وزیر اعلیٰ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے اپنے لوگ **ابجکشن** Objection کر رہے ہیں اور جس طرح ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا جیسے مردانزئی صاحب نے کہا کہ جی وزیر اعلیٰ صاحب ایک طرف بیٹھتے ہیں اور دستخط کرتے ہیں یہ ایک عجیب الفاظ ہے یہ سارے پوزیشن کو دیکھتے ہوئے۔

جناب اسپیکر - حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ جب ایک رکن بول رہا ہو آپ آخر میں **ایکسپلینیشن** Explanation دیں یہ نہیں کہ آدمی نے بات کردی اور آپ نے۔ (شور)

آپ پوائنٹ آف آرڈر سمجھنے کی کوشش کریں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) - **نوٹیفکیشن** بتادیں، **نوٹیفکیشن** کے ساتھ آپ بات کریں، **نوٹیفکشن** کی تاریخ اور وقت بتادیں کہ کس معاہدے پر ہوا **نوٹیفکیشن**۔

میر ہمایوں خان مری - جناب اسپیکر صاحب شائد اس کو یہ سمجھ نہیں آیا کہ میں نے کہ کہا کہ مردانزئی صاحب یہ کہتے ہیں اس نے **نوٹیفکیشن** پیپر دیئے ہیں میں نے ان کو quote کرکے دیئے ہیں آپ میری بات سمجھیں یہ سارے **الزامات** جو ہیں میں چیف منسٹر صاحب سے **ریکویسٹ** Request کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنی پوزیشن یہاں پر واضح کردیں اتنی اس پر نقطہ چینی ہوئی ہے وہ بولیں جی۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) - مولانا صاحب آپ بیٹھ جائیں۔
مولانا صاحب گزارش یہ ہے کہ یہ معاہدہ یقیناً جمیعت العلمائے اسلام کے ساتھ ہوا تھا جمیعت علمائے اسلام نے آٹھ نکات کے تھے جی یہ اسلام کے لئے لازمی ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے نہ اور میرے کسی ساتھی کو پتہ ہے جیسے میر اسلم بزنجو یا حمید خان یا سردار ثناء اللہ کو ان کی پارٹیوں کے ساتھ اس قسم کا کوئی معاہدہ نہیں ہوا مولانا صاحب میں اس معاہدے پر اب بھی قائم ہوں آپ پتہ نہیں کیوں چھوڑ کر چلے گئے۔

ڈاکٹر عبدالمالک - مسئلہ یہاں تک پہنچ گیا ہے سارا ایوان کہہ رہا ہے کہ معاہدہ نہیں ہوا ہے جمالی صاحب کہہ رہے ہیں معاہدہ ہوا ہے وہ کہتا ہے اب بھی میں قائم ہوں وہ کہتے ہیں کلیئر کٹ معاہدہ ہوگیا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر سماجی بہبود) - جمالی صاحب اور مولوی صاحبان کے درمیان معاہدہ ہے اس کا پابند نہیں ہے بحیثیت چیف منسٹران کو آئینی اختیار حاصل ہے۔

جناب اسپیکر - ان کو ایکسپلین کرنے دیں جی ہاشمی صاحب۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) - میں چاہتا تھا اگر آپ اجازت دیں تو اس بحث کو سمیٹا جائے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر - آپ ان کو تھوڑا ایکسپلین کرنے کا موقع دیں پھر اس کے بعد۔

مولانا امیر زمان - ایک تو میں جمالی صاحب کا اس بات پر مشکور ہوں کہ انہوں نے جھوٹ نہیں بولا۔ سچ بات کی باقی جتنے بھی ساتھی ہیں پتہ نہیں انکو کیا ہوا ہے اس وقت جب گورنمنٹ بن رہی تھی جیسے اسلم بزنجو صاحب نے کہا بغض معاویہ اور حب علی والی بات تھی ٹھیک لیکن گورنمنٹ بن گئی تو ہم نے وزارتیں لینے سے انکار کر دیا یہ شاید جمالی صاحب کو یاد ہوگا ہم نے وزارتیں لینے سے انکار کر دیا کہ ہم وزارتیں نہیں لیں گے۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) - سروزارتیں ان کو اپنی جمعیت والے نہیں دے رہے تھے مولانا امیر زمان کو مولانا باری کو اور مولانا نیاز محمد کو اور میں نے ہی کہا تھا کہ اس کو وزیر بنایا جائے۔ (تالیاں)

مولانا امیر زمان - اس پر بھی آپ کا شکریہ۔ بالکل مسئلہ اسی طرح تھا جب گورنمنٹ بن رہی تھی ہم نے جمالی صاحب کو کہا تھا آپ کے ساتھ ہم نے اس حد تک تعاون کیا کہ آپ کی گورنمنٹ ہم نے بنادی ہم آپ کے ساتھ رہیں گے اسی طرح پشتون خواہ کے ساتھ اسی طرح آپ کے ساتھ بھی رہیں گے یعنی بغیر کسی شرط کے کوئی بھی معاہدہ ہمارے اور آپ کے درمیان نہیں ہوگا۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ یہ مسئلہ ایم پی اے ہوسٹل میں طے ہوا۔ طے ہونے کے بعد ہم یہاں پر آگئے ہم نے جمالی صاحب کو ووٹ دے دیا جمالی صاحب کامیاب ہوگئے وہ وزیر اعلیٰ بن کر وزیر اعلیٰ ہاؤس چلے گئے اس کی تفصیل میں ذرا بتادوں۔ آج مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۰ء کو جمعیت العلمائے اسلام بلوچستان کے پارلیمانی گروپ نے وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب تاج محمد خان جمالی کی پیشکش پر ان کے ساتھ تعاون جاری رکھنے اور حکومت میں شمولیت اختیار کی اور غور و خوض کے بعد مندرجہ ذیل آٹھ نکات مقرر کئے۔ (مداخلت)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - یہ بات تو پہلے ہم کہہ چکے ہیں کہ جمالی صاحب کا اور آپ کا معاہدہ ہوگیا۔ آپ کا اور جمالی صاحب کا ہوا ہمارا کون سا ہوا بھائی؟

جناب اسپیکر - اسلم صاحب آپ نے بات کہہ دی ہے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات ہوگئی۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) - جناب اسپیکر اگر آپ اخبار میں چھپوانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔

جناب اسپیکر - استحقاق کی تحریک انہوں نے پیش کی ہے۔ (مداخلت)

مولانا امیر زمان - آپ کیوں اتنا غصے میں ہیں۔ آپ جو کہنا چاہتے ہیں کہہ دیں۔ پھر مجھے موقع دے دیں ہم جذبات میں نہیں ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ (مداخلت)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) — اسپیکر صاحب کیا یہ قرارداد آپ نے بحث کے لئے منظور کرلی ہے؟

جناب اسپیکر — نہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) — پھر اس پر کیا بحث ہو رہی ہے؟

جناب اسپیکر — محرک اس وقت بات کر رہے ہیں بحث تو آپ لوگ کر رہے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) — ساری بحث تو ہوگئی ہے اب کیا ہے؟

جناب اسپیکر — حاجی صاحب آپ بات کو غیر ضروری طول نہ دیں۔ ان کو ایکسپلین کرنے دیں اس کے بعد فیصلہ کرتے ہیں مولانا صاحب اپنے مسئلہ کو بیان کریں۔

مولانا امیر زمان — حضور یہ قرارداد نہیں ہے تحریک استحقاق ہے۔ آٹھ نکات مرتب کئے گئے ہیں جن کو آئی جے آئی کی طرف سے قبول کرنے کی صورت میں جمیعت حکومت میں شامل ہوں گے وہ نکات میں پڑھتا ہوں۔

نمبر ایک۔ بلوچستان کی صوبائی حکومت کو چلانے کے لئے جملہ انتظام و انصرام کی پالیسیوں میں جے یو آئی کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ (مداخلت)

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) — وہ یہ نہیں پڑھ سکتے وہ صرف استحقاق کی بات کریں کہ ہمارا استحقاق کس طرح مجروح ہوا۔ آپ اس کو کیوں پڑھنے دیتے ہیں؟ اس کے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب اسپیکر — حاجی صاحب آپ کی بات ہوگئی ہے آپ تشریف رکھیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) — اس کو کیا پڑھنا ہے یہ غلط پڑھ رہا ہے جب وہ اپنا استحقاق ثابت نہ کرے نہیں پڑھ سکتا۔ وہ اپنے استحقاق کے بارے میں بات کرے اس کا تو استحقاق مجروح ہوا ہے۔ (مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آبپاشی و برقیات) - مولانا صاحب اگر آپ معاہدے کو رینیو renew کرنا چاہتے ہیں تو ہاؤس اس پر غور کر سکتا ہے اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ یہ معاہدہ ہو تو اس پر یہ ہاؤس غور کر سکتا ہے۔(مداخلت) (شور) آپ واپس اگر گورنمنٹ میں آنا چاہتے ہیں تو صاف کہہ دیں۔

جناب اسپیکر - خان صاحب (مداخلت) ان کی بات پہلے ہو جائے پھر بے شک آپ وضاحت کریں جو بھی آپ کو کہنا ہو۔ مولانا باری صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ بات ہو رہی ہے۔

مولانا امیر زمان - بلوچستان کی صوبائی حکومت کو چلانے کے لئے ہونے والے انصرام کی پالیسیوں میں جے یو آئی کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ (مداخلت)

مسٹر حسین اشرف (وزیر) - جناب اسپیکر ہماری طرف آپ کی توجہ نہیں ہے۔ وہ جو پڑھ رہا ہے اس پر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب اسپیکر - اس نے اپنی تحریک پیش کی ہے آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

مسٹر حسین اشرف (وزیر) - اول تو آپ نے اسے استحقاق ڈیکلیئر نہیں کیا کہ واقعی اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ دوسرا ہم نے۔

جناب اسپیکر - حسین اشرف صاحب ابھی تک یہ ڈیکلیئر نہیں ہوا ہے۔

مسٹر حسین اشرف (وزیر) - پھر وہ کیا بات کرنا چاہتا ہے پہلے بھی اس نے دو دفعہ اس پر بات کی ہے ہم کہتے ہیں وہ معاہدہ جمالی کے ساتھ ہوا ہے کسی اور پارٹی کے ساتھ نہیں ہوا ہے وہ خود کہتے ہیں ہمارا پشتون خواہ اور جمالی کا فیصلہ ایم پی اے ہوسٹل میں ہوا تھا کہ یہ اس کی حمایت کریں گے ابھی وہ اس پوائنٹ کی کیا دلیل دے رہے ہیں کہ جی ہمارے ساتھ معاہدہ ہوا ہے یہ ہو گیا ہے وہ ہو گیا ہے۔

مولانا امیر زمان - حضور میں اپنے استحقاق کی بات کر رہا ہوں میں اپنا استحقاق ثابت

کر رہا ہوں اگر آپ لوگ مجھے چھوڑیں۔

مسٹر حسین اشرف (وزیر) — یہ معاہدہ آپ کے اور جمالی کے درمیان ہوا ہے۔ آپ خود کہتے ہیں کہ ہم نے آنکھ بند کر کے پشتون خواہ کے ساتھ اور جمالی کے ساتھ معاہدہ کیا وہ بغض معاویہ والی بات ہوگئی جناب آپ نے معاہدہ حکومت کے ساتھ کیا تھا پھر آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ (شور)

جناب اسپیکر — میرے خیال میں اگر آپ ان کو بولنے دیتے تو ابھی یہ مکمل ہو چکا ہوتا۔ بات نمٹ چکی ہوتی۔ بات یہ ہے کہ تحریک ان کی طرف سے ہے انہوں نے اپنی تحریک استحقاق پر بولنا ہے۔ معزز اراکین نے درمیان میں ان کے پوائنٹس پر بات کردی ان کی بات ہم نے شروع میں روک دی تھی۔ مولانا صاحب آپ اپنی بات مکمل کریں استحقاق کا فیصلہ تو ہم کریں گے۔

مولانا امیر زمان — استحقاق تو میں ثابت کروں گا۔

جناب اسپیکر — جی۔

مولانا امیر زمان — جناب والا! میں نے جو پہلی بات کی ہے وہ نمبر ایک ہے پھر میں نے اپنی تحریک استحقاق میں لکھا ہوا ہے کہ استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور میں اپنا استحقاق ثابت کروں گا۔

جناب اسپیکر — استحقاق کا ہم فیصلہ کریں گے آپ اپنی بات مکمل کریں۔

مولانا امیر زمان — اچھا جی جناب انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے جس میں لکھا تھا کہ جملہ انضمام و انصرام حکومت کے چلانے میں مشورہ ہوگا تو میں ثابت کروں گا یا یہ حکومت ثابت کردے جس وقت جمالی صاحب وزارتوں کا نوٹیفکیشن کردیا جمعیت العلمائے اسلام کو اعتماد میں لے لیا اور جب بعد میں انہوں نے بلوچستان کا اے ڈی پی بنادیا اور جمعیت العلمائے اسلام کو اعتماد میں لے لیا اور یہاں پر جب انہوں نے ۱۷، ۱۸ گریڈ کے افسران کو ملازمتیں دے دیں کیا اس سلسلے میں انہوں نے جمعیت العلمائے اسلام کو اعتماد میں لیا؟

جناب اسپیکر - آپ اپنی استحقاق کی بات کریں یہاں ماننے اور نہ ماننے کی باتیں تو نہیں ہیں یہ وقت نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان - اچھا جی! صوبائی سطح پر قوانین کو اسلامی بنانے کے لئے علماء اور ماہرین قانون کے مرتب کردہ چارہ مسودات قانون کو عملی جامعہ پہنایا جائے گا۔

علمائے کرام اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک بورڈ بنایا جائے گا جو احیائے تعلیم کو بہتر بنانے اور طرز تعلیم کو اسلامی طرز پر بنانے کے لئے تجاویز مرتب کرے گا صوبائی حکومت ان تجاویز پر عملدر آمد کرانے کی پابند ہوگی۔ تعلیمی اداروں میں امن و امان بحال کرنے اور علماء کے درمیان پائے جانے والے تنازعات اور تلخیوں کو دور کرنے کے لئے جمعیت کے طرف سے پیش کردہ دس نکاتی تعلیمی فارمولے کو صوبائی حکومت عملی جامہ پہنائے گی۔

صوبائی سطح پر رشوت ستانی' فحاشی' منشیات اور بدعنوانی کے خاتمے کے لئے تمام تر اختیارات کو بروئے کار لایا جائے گا۔

صوبے میں بجلی' پانی آبنوشی آب پاشی نیز جنگلات' معدنیات اور دیگر وسائل سے پوری طرح استفادہ کیا جائے گا اور وفاقی سطح پر ان وسائل کو صوبے کے عوام کے اختیار میں لانے کے لئے آواز اٹھایا جائے گا۔ غرضیکہ آئین کے تابع صوبائی خودمختاری کے حصول کے لئے متحد جدوجہد کی جائے گی اور بلا تخصیص قوم زبان بلوچستان کے تمام باشندوں کے درمیان اسلامی بنیادوں پر ہم آہنگی پیدا کی جائے گی اس سے متعلق کسی ناروا عمل کی حوصلہ شکنی کی جائے گی جو باہمی اخوت کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے صوبے کے باشندگان کی ضرورت کے مطابق سڑکوں کی تعمیر اور ان کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

دستخط	دستخط
مولانا محمد خان شیرانی	میر تاج محمد جمالی
ایم این اے	وزیر اعلیٰ بلوچستان

یہ معاہدہ ان کے درمیان شیرانی صاحب اور جمالی صاحب کے درمیان ہوگیا ہے چونکہ جمالی

صاحب قائد ایوان تھے جتنے ممبر تھے انہوں نے جمالی صاحب کو منتخب کیا تو یہ معاہدہ حکومتی سطح پر معاہدہ تھا کوئی سیاسی یا جماعتی معاہدہ نہیں تھا کہ ہم اس میں جماعتوں کو بلائیں گے یہ ہمارا کس سیاسی جماعت کے ساتھ معاہدہ نہیں تھا ٹھیک ہے ہمارا حکومتی سطح پر ایک معاہدہ تھا تو اس لئے ہم نے قائد ایوان کے ساتھ معاہدہ کر کے دستخط کردیئے پھر اس کی پابندی نہیں ہوئی جو نوٹیفکیشن کی بات کی گئی ہے وہ یہ ہے اور یہ نوٹیفکیشن تمام متعلقہ محکموں کو انہوں نے بھیج دیا جو اس سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۔ محکمہ قانون

۲۔ محکمہ تعلیم : جواب جعفر خان صاحب کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

۳۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا : جو کہ عریانی اور فحاشی کو ختم کرنے کے لئے تھا۔

۴۔ ایس اینڈ جی اے ڈی۔

۵۔ اریگیشن۔ پی ایچ ای اور انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا۔

۶۔ محکمہ جنگلات کو بھیج دیا۔

۷۔ محکمہ بی اینڈ آر کو بھیج دیا۔

ڈپٹی سیکریٹری ایس اینڈ جی اے ڈی نے یہ نوٹیفکیشن کر کے تمام محکموں کو بھیج دیا۔ سارے محکموں میں یہ موجود ہے یہ اس وقت کیوں اعتراض نہیں کرتے تھے اور اس وقت کہتے کہ ہم یہ نہیں مانتے ہیں اخبارات میں بیان دیتے۔

جناب اسپیکر – بس مولانا صاحب آپ کی بات ہوگئی ہے۔ جی اسلم بزنجو صاحب۔

محمد اسلم بزنجو (وزیر) – جناب اسپیکر! جمالی صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ان کا معاہدہ میرے ساتھ ہوا ہے باقی پارٹیوں کو ہم نے اعتماد میں نہیں لیا ہے اور انہوں نے یہ بتایا ہے یہ وضاحت کردی ہے جب ہماری حکومت بنی ہے کابینہ کی میٹنگیں کئی دفعہ ہوئی ہیں ہمارے سب ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج تک اس معاہدہ یا ان چیزوں کے بارے میں مولانا حضرات نے نہیں کہا ہے اور کسی کابینہ کی میٹنگ میں یہ مسئلہ پیش نہیں کیا ہے کہ ہمارے کسی معاہدہ پر عمل در آمد

نہیں ہو رہا ہے۔

۱۔ ہمیشہ یہ ہوا ہے میری اسکیم۔ میرے اس افسر کو تبدیل کردو میرے آدمی کو نوکری پر لگاؤ مجھے زمین الاٹ کرو سوائے اس کے انہوں نے کچھ نہیں کیا ہے۔

۲۔ جب حکومت چھوڑ دی کس لئے چھوڑ دی؟ یہ تو سارے بلوچستان کے عوام کو اور پریس کو پتہ ہے جب دو محکمے پی اینڈ ڈی اور محکمہ زراعت جمالی صاحب نے ان سے لے لئے تو ان کو دو سر محکمے الاٹ کئے گئے تو انہوں نے حکومت چھوڑ دی اس لئے نہیں چھوڑا کہ اس معاہدہ پر عمل نہیں ہوتا ہے۔ یا اسلامی نظام پر عمل نہیں ہو رہا ہے اگر یہ معاہدہ ہے تو آج میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے ان کو دعوت دیتا ہوں کہ آج وہ آکر اسلامی نقطہ پر معاہدہ کریں اور حکومت میں شامل ہو جائیں وزارتیں نہ مانگیں۔ میں دیکھوں' یہ وزارتوں کے لئے کئے گئے ہیں اگر یہ معاہدہ ہے سارے صوبہ میں اسلامی نظام لانا ہے ہم سب اللہ کے فضل سے مسلمان بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں ہمارے ساتھ آکر بیٹھیں اور وزارت بھی نہ مانگیں۔ میں دیکھوں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیل خانہ جات کا کیوں دورہ نہیں کیا تو اس لئے آپ نے دورہ نہیں کیا ہے کہ آپ سے ایک بہت بڑا محکمہ چھینا گیا تھا اس کے بدلے میں چھوٹا محکمہ دیا گیا آپ نے اس لئے دورہ نہیں کیا۔ اسلامی نظام کے لئے نہیں۔ مولانا صاحب خدا کو مانو۔ رمضان شریف کا مہینہ ہے حکومت کو کبھی اسلامی نظام پر آپ نے نہیں چھوڑا ہے۔

جنابِ اسپیکر ۔ آپ لوگ ذاتیات پر نہ جائیں جو اس مسئلہ سے متعلق بات ہو وہ کریں۔

مولانا امیر زمان ۔ جناب والا! میں ذاتیات کی بات نہیں کرتا ہوں جناب جمالی صاحب کے ساتھ معاہدہ تھا وہ کہہ دیں کہ نہیں ہوا۔ وہ اس وقت انکار کیوں نہیں کرتے۔ (شور)

جناب اسپیکر ۔ مولانا امیر زمان صاحب۔ حاجی محمد شاہ صاحب ہاؤس میں ایک طریقہ کار کے تحت بات ہوتی ہے یہ صرف دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے تو نہیں کرتے ہیں ہاؤس کا یہ طریقہ کار نہیں ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) ۔ جناب والا! یہ کوئی معاہدہ ہاؤس میں نہیں پڑھ سکتے ہیں انہوں نے کس اصول کے تحت پڑھا ہے جب معاہدہ جمالی صاحب کے ساتھ تھا تو یہ استحقاق نہیں بنتا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ محرک نے بات کردی ہے اور حاجی محمد شاہ صاحب آپ نے بات کردی ہے آپ غیر ضروری بحث نہ کریں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) ۔ جناب اسپیکر! میں آپ کے چیمبر میں آجاتا ہوں آپ مجھے بتادیں کہ وہ کس قانون کے تحت پڑھ سکتے ہیں جب ہم کہہ رہے ہیں کہ جمالی صاحب اور ان کے درمیان جو لین دین ہوا ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب والا! جو معاہدہ ہوا تھا وزیر اعلیٰ صاحب نے معاہدہ کیا تھا سب اکٹھے تھے۔ ایک مقصد کے لئے۔ پھر اس کا نوٹیفکیشن ہے سارے ڈیپارٹمنٹس کو یہ نوٹیفکیشن گیا ہے۔ اس وقت کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہ نوٹیفکیشن تھا اور یہ نوٹیفکیشن مولانا امیر زمان صاحب کے پاس ہے۔ اس کا سب لوگوں کو پتہ ہے اور مل گیا ہے یہ طریقہ کار کے مطابق ہے جب نوٹیفکیشن جاری ہوتا ہے تو سب منسٹرز کو جاتا ہے اپوزیشن کے ممبران کو دیتے ہیں اس وقت سب لوگ چپ تھے۔ آج جب یہ بات فلور آف دی ہاؤس پر آئی ہے تو اس کے متعلق آج سب بات کررہے ہیں اور اس پر یہ لوگ بحث کررہے ہیں کہ یہ نہیں ہوا ہے آج سب جمالی صاحب کا کہہ رہے ہیں کہ اس نے کیا ہے۔

جناب اسپیکر ۔ باری اب حسین اشرف صاحب کی ہے اس کو بات کرنے دیں۔

میر حسین اشرف (وزیر) ۔ جناب والا! یہ جو تحریک استحقاق ہے جیسا کہ اسلم بزنجو صاحب نے کہا ہے کہ اس میں کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے بلکہ ہمیں بھی ایسے معاہدوں کا پتہ بھی نہیں ہے اس حکومت میں کئی پارٹیاں ہیں اسلم بزنجو صاحب نے صحیح کہا ہے اور اس میں میرے خیال میں کسی کا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے اور اس قسم کے تحریک استحقاق کی اجازت بھی نہیں ہونی چاہئے۔ اس طرح کا تحریک استحقاق پیش کرکے وقت ضائع کرنا ہے۔ اگر۔۔۔

کوئی معاہدہ ہوا ہے جمالی صاحب کے ساتھ ہوا ہے جمالی صاحب نے خود اس کا اقرار کیا ہے کہ ہمارے ساتھ معاہدہ ہوا ہے ہماری بھی ایک پارٹی ہے اسلم بزنجو صاحب نے جو کہا ہے وہ بالکل صحیح اور حقیقت پر مبنی ہے۔ ہمیں اس معاہدہ کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ ہم اب بھی کہتے ہیں کہ مولانا صاحب صرف وزارتوں کی وجہ سے نکلے ہیں۔ جیسا کہ اسلم بزنجو صاحب نے کہا تھا کہ دو وزارتوں کی وجہ سے نکلے ہیں بلکہ اب وہ پچھتائے ہوئے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔ لیکن بات یہ نہیں ہے کہ کسی کا استحقاق مجروح ہوا ہے استحقاق مجروح نہیں ہوا ہم اپنی بات پر قائم ہیں۔

جناب اسپیکر - اب اس مسئلہ کو ختم کردیں اور اس بارے میں رولنگ دیتے ہیں۔

مولانا عبدالباری - بزنجو صاحب نے جو کہا ہے اور جو یہاں تحریک پیش ہوئی ہے اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے جہاں تک اور باتیں سرکاری بینچوں والے کر رہے ہیں وہ ہمارا استحقاق مجروح کر رہے ہیں حاجی محمد شاہ کو پتہ نہیں ہے کہ میں کاکڑ خراساں میں بیٹھا ہوں یا اسمبلی میں بیٹھا ہوں یا پشتون خواہ والوں کو غم ہے کہ ہم کیوں بغیر معاہدہ کے چلے گئے ہیں۔ میرا اندازہ گفتگو اسمبلی والا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر) - آپ کو بھی پتہ نہیں ہے کہ میں اسمبلی میں بیٹھا ہوں یا آٹے کی چکی میں۔ یہ اسمبلی ہے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - جناب اسپیکر معاہدہ جو قائد ایوان اور جمعیت علماء کے مابین ہوئی اسی پر دوستوں نے کافی سیر حاصل بحث کی لیکن میں اپنے دوستوں کے توسط سے آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ہم اب بھی، میں اس معزز ایوان کے سامنے کہنا چاہتا ہوں ہم اب بھی اس معاہدہ پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ جمعیت کے دوست وزارتیں نہ مانگیں اور ٹریژری بینچ پر بیٹھیں حکومت میں شامل ہو جائیں ہم عمل کرنے پر تیار ہیں، میں آپ کے سامنے اقرار کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر - میرا خیال ہے اس بحث کو ختم کیا جائے۔

میر ہمایوں خان مری - بات یہاں پر ہے کہ یہاں ایک صفحہ پر لکھا ہوا ہے یہاں پر

نوٹیفکیشن ہوا ہے...... (مداخلت)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ۔ جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب اسپیکر ۔ جی فرمائیں؟

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ۔ میں ہمایوں صاحب کو یقین دلاتا ہوں وہ ابھی ادھر نہیں آئیں گے' وہ وزارتیں نہیں ہیں۔

میر ہمایوں خان مری ۔ ایک چیز ہے' میں ایک نقطہ پر بات کر رہا ہوں........ (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ ۔ جناب اسپیکر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس پر فیصلہ دے دیں۔

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر میں ایک پوائنٹ واضح کروں نوٹیفکیشن یہاں پر ہے اور یہ نوٹیفکیشن ساری منسٹریز کو گئی ہیں اس وقت وہ سارے چپ تھے' خاموش تھے ان کا مقصد کچھ اور تھا' ان کا مقصد آج حل ہو گیا ہے' آج یہاں پر وہ ایک بات کر رہے ہیں اور وہ وزیر اعلیٰ پر لا رہے ہیں.......... (مداخلت)

جناب اسپیکر ۔ اس کو سمیٹ لیتے ہیں' بہت بحث ہو گئی ہے نواب صاحب......

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) ۔ معزز رکن نے ایک نوٹیفکیشن کی بات کی ہے اور انہوں نے یہ حوالہ دیا ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۰ء کو قائد ایوان یعنی میر تاج محمد خان جمالی اور جمعیت علماء اسلام کے درمیان معاہدہ طے پایا تھا اس کے بعد جو یہ نوٹیفکیشن...... یہ نوٹیفکیشن ایک سال بعد اشو ہوا ہے اس نوٹیفکیشن کا اس معاہدہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ایک سال بعد یعنی ۳۰ نومبر کو وہ ۱۸ نومبر اور ۳۰ نومبر کو........

جناب اسپیکر - اس بحث کو سمیٹ لیتے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) - بلکہ جناب اسپیکر یہ ایک سال سے تقریباً بارہ دن زیادہ ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر - جی سعید ہاشمی صاحب۔

مولانا امیر زمان - میں ان معاہدوں کی بات کر رہا ہوں......(مداخلت)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر محنت وافرادی قوت) - جناب اسپیکر آدھے گھنٹے سے زیادہ ہوگیا ہے اور ہم اس پر بحث کر رہے ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا کہ استحقاق کیسے بنتا ہے اور آدھا گھنٹہ ہم نے کیسے بحث کی؟ جو باتیں اب سامنے آئی ہیں اس سے ایک خوش آئند بات سامنے آئی ہے وہ پی این پی کی جماعت جو اس حکومت میں شامل ہے یہ وضاحت کی کہ "ہم اس وقت اس معاہدے میں شریک نہیں تھے۔" لیکن جب ہمارے معزز رکن مولوی امیر زمان صاحب نے وہ معاہدہ پڑھ کر سنایا تو انہوں نے باآواز بلند یہ کہا اور نواب اسلم صاحب نے یہ تصدیق بھی کردی کہ اگر شقیں یہی ہیں اس معاہدے کی تو وہ آج بھی جماعتی سطح پر اسے قبول کرنے کو تیار ہیں' اس لئے میں نے بھی آپ کا اور اس اسمبلی کا کچھ وقت لیا میں نے بھی جب یہ شقیں سنیں' میں مولانا امیر زمان صاحب کو آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئی جے آئی کو بھی ان شقوں سے کوئی اعتراض نہیں ہے اگر صرف اختلاف ان پر تھا تو میرے خیال میں جماعتی سطح پر کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہم ان کے ساتھ ہیں پوری اور مکمل تائید کریں گے۔

جناب اسپیکر - میرا خیال ہے کہ بحث کو سمیٹتے ہیں۔

مولانا امیر زمان - ہاشمی صاحب کا اعتراض ہے اور یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب اس پر بہت بحث ہوگئی ہے جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے چونکہ اس معاہدہ کا وجود تو سارے ایوان کے سامنے آگیا ہے لیکن چونکہ جناب میر اسلم بزنجو صاحب کا اس معاہدے سے تعلق نہیں ہے لہٰذا استحقاق کی تحریک ناقابل پذیر آئی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت اسلامی نظام بیمہ ایوان میں پیش کریں۔

مولانا امیر زمان — ایک مسئلہ کی میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں اس میں بحث نہیں کرنا چاہتا ہوں اور ہاؤس سے بھی میری گزارش ہے کہ اس مسئلہ پر بحث نہ کریں۔ چونکہ مسئلہ اس طرح ہے کہ اس مسئلہ پر حکومت کے ساتھ ابھی تک مذاکرات جاری ہیں لورالائی کے ایس ایچ او غلام محمد اور کمشنر صاحب نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو اشتہاری مجرم قرار دیا ہے......

جناب اسپیکر — مولانا صاحب آپ اسے باقاعدہ لائیں اس طرح اس پر غیر ضروری بحث ہو گی آپ برابر (Proper) طریقے سے اسے ہاؤس میں لائیں' پھر اس کے بعد بولیں۔

مولانا امیر زمان — میں بحث نہیں کروں گا صرف یہ بات سارے لوگوں کے سامنے لاؤں گا کہ ایسا معاملہ نہیں ہے ایس ایچ او اور کمشنر صاحب کی ملی بھگت ہے ہمارے جو مذاکرات ہیں اس کو ختم کرنا چاہتا ہے مذاکرات اسی طرح جاری ہیں...... (مداخلت)

جناب اسپیکر — جی وزیر قانون صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون وپارلیمانی امور — میں وزیر قانون وپارلیمانی امور اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت اسلامی نظام بیمہ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر — اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت اسلامی نظام بیمہ ایوان میں رکھی گئی۔

اب اسمبلی کی کارروائی ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء بوقت دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر ساڑھے بارہ بجے مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء (بروز چہار شنبہ) کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔)